ساتھہ بالیدہ ہوجایا کرتا جیسا کہ علے العموم تاڑ کا درخت ہوا کرتا ہے تو زیادہ اشخاص
اسکی طرف توجہ کرتے اور تب اسکے درخت صوبۂ بہار مین اسقدر قلیل الوجود نہ ہوتے
اسکے علاوہ بعض سکنائے بہار اس درخت کے لگانیکو منحوس بھی جانتے ہین چنانچہ
بعض میرے احباب نے بخیال دوستی و ہوا خواہی مجھکو فہمایش کی کہ بھائی اس درخت
کے لگانیکا خیال نکرنا اسکے لگانیوالے کو اسکا پھل کھانا نصیب نہین ہوتا ہے اس
ملک مین ایسی مہمل خیال کا پیدا ہونا کوئی امر تعجب خیز نہین ہے اکثر اشخاص جو کم مائگی علم
کے باعث علت و معلول کے ربط حقیقی کو نہین سمجھتے ہین اتفاقی امور مین نقصان تفحص
و استقرا کی بدولت ربط حقیقی کو موجود جاننے لگتے ہین اور غلط مسائل کلیہ قایم کرکے
پابند اوہام ہوجاتے ہین یہان پر ظاہر ہے کہ ناریل اور ناصب ناریل کے درمیان
کوئی ایسا ربط حقیقی حائل نہین ہے جو مرگ ناصب کا متقاضی ہو اگر عالم طبعیات بہ تکمیل
تفحص اپنی تمام عمر بھی صرف کرڈالیگا تو بھی ایسے ربط کے دریافت کرنے پر قادر نہوگا مگر
بعض میرے احباب جیسا با غایت ہوا خواہی اور دردمندی سے مجھکو اس درخت
کے لگانے سے مانع ہوئے اور مثالین پیش کرکے اپنے قول کی تصدیق فرماتے گئے اسمین شک
نہین کہ جتنی مثالین پیش کی گئین اونمین ناریل کے درخت لگانیوالے مرتے گئے تھے مگر
بات یہ ہے کہ اگر وہ بیچارے متوفے ناصب ناریل نہ بھی ہوتے ہوتے تو بھی ضرور تھا
کہ تقاضاے فطرت سے بے ناریل لگائے مرچکتے کسواسطے کہ اس ملک مین بیس
برس پہلے یہان کے سکنا کا یہ عقیدہ تھا اور پرانے لوگونکا اکثر اب بھی ہے کہ نوجوان
آدمی کو درخت یا باغ لگانا نہین چاہیئے یہ کام بوڑہونکا ہے اور جب بوڑہے ناریل کا
درخت لگاتے تھے تو مرگ اونکو اسقدر فرصت کب دیتی تھی کہ ۱۴ یا ۱۵ برس تک
اپنے لگائے ہوئے ناریل کا پھل کھانیکے لئے بیٹھے رہتے اکثر بوڑہون کو سریع الثمر درختون
سے تو متمتع ہونیکا موقع ملتا ہی نہین ہے چہ جا کہ ناریل جو واقعی تقاضاے سرزمین

ہمو یہ بہسار کے اعتبار سے ایک بطی الثمر درخت ہے ظاہر ہے کہ چودہ[۱۴] یا پندرہ[۱۵] برس کا عرصہ کچھ کم نہین ہوتا ہے اس عرصہ مین لڑکا جوان جوان اد ہیڑ ادہیڑ بوڑھا جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے پس اگر بوجہ ہے ناصب نارجیل کو اپنے لگائے ہوئے ناریل کا پھل کہانا نصیب نہو تو کچہ جائے تعجب نہین ہے بلکہ یہ محرومی تقاضائے فطرت کے موافق ہے البتہ اسکا خلاف امر تعجب خیز متصور ہے لیکن چونکہ چند ناصب نارجیل کبرسنی کے باعث بطور بالا محروم اور مرحوم ہوتے دیکہے گئے ہمارے ناصحان دردمند جنکی خوش نیتی کا مین تہ دل سے بہت ممنون و شکر گزار ہون اپنے کلیہ کی پابندی کے سبب سے میرے ناصب نارجیل ہونے مین مانع ہوئے یون تو ہزارون جوان آدمی نارجیل لگائے بغیر مرجاتے ہین لیکن اگر جوان اشخاص ناریل لگانا شروع کرین تو ناریل کی نحوست کا عقیدہ عوام کے دلون سے اوٹھ جائیگا کسواسطے کہ اگر سو جوان شخص ناریل لگائینگے تو تقاضائے فطرت سے کم سے کم ۹۰ شخص اپنے لگائے ہوئے درخت کا پہل کہانیکے واسطے ضرور حی و قائم رہ جائنگے اوہام اور شکوک کی پابندی عجب بلا ہے خدای تعالے ہم لوگون کو راست خیالی عطا فرمائے کہ راست خیالی تمام ترقیون کی جڑ اور تمام نیکیون کی مان ہے خیر جب ناریل لگانے مین کچھ بھی قباحت نہین معلوم ہوتی ہے تو حضرات شایقان اثمار اس درخت سے اپنے باغون کو خالی نرکہین مولف بہ نظر اطلاع دہی اون سات اقسام نارجیل کا ذکر ذیل مین کرتا ہے جنکا حوالہ فرمنجر صاحب (Rd. Firminger) نے اپنی کتاب مین ام لی گودٹی فلی صاحب (Mr. La Gaun de Flain) کی تحقیق پر فرمایا ہے اول تین اقسام مندرجہ ذیل مین سے ہندی وطن ہین اور باقی چار ہندوستان کے جواری جزایر مین پیدا ہوتی ہین۔

۱ اول وہ ہے جو ساحل کارمنڈل مین دیکھا جاتا ہے اس قسم کے ناریل کے پہل کا چہلکا نہایت مسطح چکیلا سرخی آمیز زرد رنگ ہوتا ہے۔

۲ دویم وہ ہے جسکا وطن ملک کنارہ (Canara) ہے اس قسم کے

ناریل کے پھل کا چھلکا نہایت سبز رنگ ہوتا ہے اور پھل کی شکل پوری بیضاوی ہوتی ہے ۔

۳ سوم نارجیل مالابار ہے اور اسکے پھل کا اوس طرف کا حصہ جو درخت سے لگا رہتا ہے عریض ہوا کرتا ہے ۔

۴ چہارم نارجیل جزیرہ مالڈیوز (Maldives) ہے اسکا پھل نہایت چھوٹا اور گروی ہوتا ہے ۔

۵ پنجم وہ ہے جو جزیرہ اکم (Achem) مین اُگتا ہے یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ درمیان جزیرہ سنڈا (Sunda) اور جزیرہ مولکاز (Moluccas) کے واقع ہے اسکا پھل نہایت چھوٹا مگر نہایت پُر مغز ہوتا ہے اسکے اندر پانی کی جگہ مغز ہی بھرا رہتا ہے پانی صرف نام کو ہوتا ہے ۔

۶ ششم وہ ہے جسکا وطن جزائر نیکوبار (Nicobar) ہے یہ جزائر خلیج بنگالہ مین واقع ہین اسکا پھل تمام اقسام نارجیل کے پھل سے بڑا اور مثلث شکل کا ہوتا ہے ۔

۷ ہفتم نارجیل سنگلدیپ (Ceylone) ہے جو نہایت لانبا اور بیضاوی شکل ہوتا ہے ۔

ناریل کے درخت نصب کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ یا درخت کا رخانون اور نرسریون سے منگا کر لگاتے ہین یا خود گھر مین درخت تیار کر کے نصب کرتے ہین ۔ گھر مین درخت تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ پختہ صحیح مزاج ناریل کے پھل کو ماہ اپریل مین بالو اور دریا کی نرم مرطوب مٹی مین اسطور سے دفن کرتے ہین کہ ایک انچ بالو اور مٹی مذکور سے زیادہ دفن کردہ پھل چھپ جاے اور ہر روز اوسمین پانی اوس زمانہ تک دیا جاے کہ اوس بوے ہوے پھل سے نیا پودا جسے انگر یا نرم اس ملک مین کہتے ہین نمودار ہو جب خانہ ساز نیا درخت تیار ہو جاے یا تیار نیا درخت کسی کارخانہ یا نرسری (Nursery) سے منگایا جا چکے تب چاہیے کہ زمین مین تین فٹ عمیق

دری کھود دین اگر چند درخت نصب کرنا ہے تو ہر دری ایک دوسرے سے ۳۰ فٹ کے فاصلہ پر کھودی جائے درخت نصب کرنے کے قبل دری مین دریا یا پوکھر کی کسیقدر نرم مرطوب مٹی اور قریب آدہ سیر نمک ڈال دینا چاہیئے۔ جب درخت دری مین داخل ہو چکے تب اوپر سے پانی دینا مناسب ہے دو سال تک کثرت سی درخت کو سیراب رکھنا چاہیئے اور تمازت آفتاب سے بچانیکی نظر سے درخت کے اوپر کسی قسم کی چھاؤنی کر دینا لازم ہے انقضاے دو سال کے بعد اسقدر سیرابی اور چھاؤنی کی ضرورت باقی نہین رہیگی مگر ہر سال پانچ برس تک درخت کے تھالی مین دریا کی نئی مٹی اور نمک بقدر انداز یعنے آدہ سیر سے کم نہین اور ڈیڑھ سیر سے زیادہ نہین کھاد کے طور پر ڈالتے رہین اس ترکیب سے ناریل کا درخت جلد تیار ہو جاتا ہے۔ بنگالہ مین اس ترکیب کی پابندی سے پانچ برس مین درخت پھول لانیکے قابل ہو جاتا ہے اگر کسی وجہ سے دیر لگتی ہے تو سات برس مین ضرور پھول لاتا ہے اور پھل بھی دیتا ہے اگر صوبہ بہار مین اسقدر جلد بارور نہوگا تو بھی بقرینۂ غالب نو برس مین مثمر ہونیکی قابل ہو جائیگا۔ جب درخت مین پتّون کی کثرت دیکھی جائے تو ماہ ستمبر مین جڑ کے نزدیک کے پتّے چھانٹ ڈالے جائین اس طور پر چھانٹنے سے درخت قوی اور جلد بالیدہ ہوتا ہے نوعمر تاڑ کے بلکون یعنی پتون کو بھی چھانٹنا مفید ہوتا ہے چنانچہ پاسی یعنی تاڑی فروش اسی خیال سے نوعمر تاڑ کے بلکون کو جو جڑ کیطرف واقع ہوتی ہے کاٹ ڈالا کرتے ہین۔

Betel-nut

فوفل - ڈلی - سپیاری

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے مگر بنگالہ دکھن اور مرطوب ساحلی اطراف ہندوستان کے سوا کہین دیکھا نہین جاتا ہے تمام ہندی درختون مین بلکہ تمام دنیا کے درختون مین

کوئی درخت سپیاری کے درخت کے برابر راست قامت نہین ہوتا ہے راست قامتی
کے علاوہ نہایت خوشنما بھی ہوتا ہے جس باغ یا جگہ مین یہ درخت دیکھا جاتا ہے
اوس باغ یا جگہ کو ایک خاص زینت حاصل رہتی ہے بنگالہ مین اس درخت کی کثرت
دکھائی دیتی ہے کونسا باغ ہے جہان اس محبوب قامت درخت کا جلوہ نمایان
نہین ہے ناریل اور کھجور کے درخت کے اعتبار سے اسکا تنہ بہت پتلا ہوتا ہے
مگر اسقدر مضبوط ہوتا ہے کہ جو لوگ اسکے پھل توڑنے کے واسطے اسپر چڑہتے ہین اسکے
درخت کو خوب جنبش دیتے ہین یہانتک کہ یہ درخت پینگین کھانے لگتا ہے اس حالتِ
جنبش مین جو شخص اس درخت پر چڑہا رہتا ہے وہ اس درخت کو چھوڑ کر کسی قریب کے
درخت کو پکڑ لیتا ہے اور اسیطرح ایک درخت سے دوسرے درخت پر منتقل ہوتا ہوا
تمام باغ کے درختون کی بالائی سیر کر آتا ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ بنگالہ کے باغون مین
بکثرت ڈلی کے درخت ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہین اور چونکہ یہ درخت لچکدار
اور مضبوط ہوتا ہے جنبش کے باعث اپنے قریب کے درخت کو بلا تکلف چھونے لگتا ہے
اس لئے حالتِ جنبش مین وہان کے مشاق آدمی کو ایک درخت سے دوسرے درخت پر سوار
ہو جانا دشوار نہین ہوتا ہے افسوس ہے کہ ڈلی کا درخت صوبہ بہار مین ناریل کے
درخت سے بھی زیادہ کمیاب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بہار کی آب وہوا اور
سرزمین اس درخت کی بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے مولف نے ہرچند ڈلی کے
درختون کو اطراف پٹنہ مین بالیدہ کرنیکے بہت سامان کئے مگر کوئی درخت بالیدہ
ہونا تو درکنار زندہ بھی نہ رہ سکا بہرحال ارباب شوق مولف کی بیس بائی سے مایوس
نہو کر برائے خود اس خوبصورت درخت کے بالیدہ اور پرورده کرنیکی کوشش فرمائین
میری ناکامیابی کی وجہ یہ بھی تصور کیجا سکتی ہے کہ جہان مولف نے اس درخت کو
بالیدہ کرنا چاہا تھا ممکن ہے کہ وہان کی سرزمین اور آب وہوا اس درخت کے مخالف ہی

خیر اسقدر امر مسلم ہے کہ صوبہ بہار مین اسکے درخت بہت کم ہین بلکہ شاید نہین
ہین اگر ہون بہی تو نہین کا حکم رکھتی ہین بہ اطلاع مولف بہاگلپور تک اسکا درخت
دیکہا جاتا ہے وہ بہی بکثرت نہین اور جسقدر بہاگلپور سے پورب کو جاتے
درختون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے یہانتک کہ جہان سے سرحد بنگالہ شروع
ہوتی ہے وہان سے اسکی کثرت ترقی کرتی جاتی ہے اضلاع مغربی وشمالی مین تو
شاید اسکا درخت کہین نہوگا اگر موجود ہوگا بہی تو اوسکے بالیدہ کرنے مین بڑی
دقت ہوئی ہوگی اس درخت کے بالیدہ کرنیکے لیے سیرابی کثیر درکار ہے اسکا درخت
کلکتہ کے نرسریون مین بہت ارزان ملتے ہین بہ نظر تجربہ ان درختون کو پرورده کرنیکی
کوشش کرنا مذاق علمی سے بعید نہوگا۔ ڈلی کا درخت اسکے ثمر غیر جوشدادہ سے تیار
ہوتا ہے مگر ارباب شوق خود درخت تیار کرنیکی عوض تیار درخت کلکتہ کے کسی نرسری سے
منگوالین اس درخت کا پہول فعل طبی رکہتا ہے اور جوش کیئے ہوئے پہل پان کے
ساتھ اہل ہند کے مصرف مین بکثرت آتے ہین اسکا ثمر غیر جوش دادہ قوت مسکرہ
رکہتا ہے خاصکر جب تازہ درخت سے توڑ کر کہایا جائے ۔

Papaw

پپیتا

اس درخت کا وطن امریکۂ جنوبی وجزایر امریکہ ہے مگر اب ہندوستان مین کثیر الوجود ہے
اسکا درخت ارنڈ سے مشابہ ہے مگر ارنڈ سے زیادہ جسیم اور کشیدہ قد ہوتا ہے اسکا پہل شکل مین معمولی ناریل
کے طور پر اور رنگ مین پکنے پر کبہی شوخ اور ہلکا زرد اور ذائقہ مین کہلتا مگر اکثر پہیکا
شیرین ہوتا ہے اسکے مغز کے اندر جوف ہوتا ہے جسمین سیاہ رنگ کے تخم
بکثرت ہوتے ہین اسکی شیرین قسم وہ ہے جو سنگہاپور (Singapore
اور مولمین (Moulmain) سے ہندوستان مین آئی ہے بقول فرمنجر صاحب

گو ہتی مین بھی یہ میوہ مقدار مین تربز کے برابر اور نہایت لذیذ ہوتا ہے میرے ایک عالم دوست نے مجھ سے کہا ہے کہ جزیرہ سنگھاپور کے قریب کے کسی جزیرہ مین جسکا نام اسوقت مجھے یاد نہین ہے نہایت عمدہ پپیتا پیدا ہوتا ہے بہ نظر تمثیل اونہون نے بیان کیا کہ وہان کے پپیتے صوبہ بہار کے مالدہ آم سے کم نہین ہوتے ہین اور ذایقہ مین اس آم سے مشابہت رکہتے ہین ۔

پپیتے کا درخت ایام برشکال مین پہول لاتا ہے اور ابتداے سرما سے آخر سرما تک اسکے پہل پکا کرتے ہین بلکہ صوبہ بہار مین انقضاے ماہ مارچ کے بعد بھی اسکے پختہ پہل میسر آتے ہین اکثر یہ درخت حالت ناپرسانی مین رہتا ہے اگر باغو نمین لگایا بھی جاتا ہے تو قابل خدمت نہین سمجہا جاتا ہے خود رو درختون کے طور پر مثمر ہوا کرتا ہے ظاہر ہے کہ اگر اسکی نگاہداشت کیجاے تو ضرور ہے کہ اسکا پہل ذایقہ اور مقدار مین ترقی کر سکتا ہے اس درخت کو کسی قسم کی کہاد کی حاجت نہین ہوتی ہے لیکن چولہے کی راکھہ اسکی جڑ مین دینا اور گرمیون مین مثل اور اشجار مثمر کے سیراب کرنا اسکو بہت مفید ہوتا ہے اسکے علاوہ لازم ہے کہ جب اس درخت مین پہل لگین اور پہل مرغ کے انڈے کے برابر ہو چکین تو چند پہل کو رکھکر باقی کو توڑ ڈالین اور اسکے بعد بھی جو پہول نکلین اونکو بھی توڑ ڈالنا مناسب ہے اسکے سوا جب تک پہل پختہ نہون تب تک درخت کو خوب سیراب رکہنا چاہیئے خاصکر اوس حال مین جب زمین مین یبوست لاحق ہو اور سیرابی کی ضرورت عیان ہو۔

پپیتے کے خام پہل سے اچار بناتے ہین اسکے خام پہل کا مغز نمک کے ساتھ طحال کو زایل کرتا ہے گوشت مین پیسکر ملا دینے سے سخت گوشت نرم ہو جاتا ہے اسکا پختہ پہل رافع قبض و قاتل دیدان و مفید بواسیر ہے تناول طعام کے بعد

اکثر اسے کہاتے ہین ہضم غذا مین معین ہوتا ہے بلا شبہہ یہ درخت بہت قابل توجہ ہے اسکا درخت اسکے تخم سے تیار ہوتا ہے ایک سال اسکے جوان ہونے کے لیے کافی متصور ہے اسکی عمر بہی چار یا پانچ سال سے زیادہ نہین ہوتی۔

یہ درخت بعض نر اور بعض مادہ ہوتا ہے نر مثمر نہین ہوتا ہے صرف پہول لاتا ہے۔

Wild Olive

زیتون صحرائی

اسکا درخت کوئی کے درخت کے برابر ہوتا ہے اسکے پتے اوپر کیجانب سبز اور نیچے کیطرف نقرئی رنگ ہوتے ہین اس خوشنمائی کی وجہ سے اسکا درخت باعث تزئین باغ و بستان متصور ہے اسکا پہل بقدار مین کروندے کے پہل کے برابر ہوتا ہے اور اسکے پہلون سے خوش ذائقہ مربے بناتے ہین چونکہ اسکے پہلون مین ترشی بہت غالب رہتی ہے بغیر مربے بنائے یا چینی کے ساتھ پکائے ہوئے مصرف انسان مین نہین آسکتا ہے اسکے پہولون کا رنگ پختہ ہونے پر زردی آمیز ہلکا سرخ ہوتا ہے اسکے پہلون کے درمیان کروندے کیطرح ایک سخت تخم پایا جاتا ہے ایام سرما مین یہہ درخت پہول لاتا ہے اور نصف فروری یا ابتدای مارچ سے اسکے پہل پختہ ہوتے لگتے ہین یہہ درخت کثیر الاثمار ہوا کرتا ہے

زیتون صحرائی کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاسکتا ہے

Lansium Domesticum

لینگساٹ

اس درخت کا وطن جاوا (Java) اور بھی جزائر مولکس (Molucca) ہے فرمنجر صاحب کی ذاتی تحقیق اس درخت کے مادے مین اسیقدر معلوم ہوتی ہے کہ سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین ڈاکٹر والک

(Dr. Wallich) کے زمانے مین اسکے دو درخت موجود تھے جو بکثرت
بارور بھی ہوتے تھے مگر اب اونکا نشان نہین پایا جاتا ہے وہان کے مالیون کا یہہ
بیان ہے کہ دونون درخت ضایع ہوگئے فرمنجر صاحب کی اس تحقیق سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ اس درخت کو کلکتہ کی سرزمین مین بالیدہ اور بارور ہونیکی صلاحیت
حاصل ہے پس عجب نہین کہ ہندوستان کے بعض اور میدانی حصون مین بھی
جہانکی آب وہوا کو اطراف کلکتہ کی آب وہوا کے ساتھہ مناسبت ہو یہ درخت
بالیدہ اور بارور ہوسکے یہ درخت قابل توجہ شایقین معلوم ہوتا ہے چنانچہ مسٹر لَو
(Mr. Law) جنکی تحریر پر حوالہ مسٹر فرمنجر صاحب اپنی کتاب مین کرتے ہین
بیان کرتے ہین کہ اس درخت کا پھل پُرمغز بوبا اور نازک ہوتا ہے اور مسٹر لَو کے
اس قول کی تصدیق ڈاکٹر وارڈ (Dr. Ward) کی تحریر سے بھی ہوتی ہے
ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین کہ لینگسات کا درخت عظیم اور اسکا پھل مقدار مین بڑے
گیند کے برابر اور ذائقہ مین خوش آیند ہوتا ہے اسکے پھل خوشون مین لٹکے
رہتے ہین پھل کی جلد بھوری ہوتی ہے اور جب جلد کو چاک کرتے ہین تو اندر سے
چھہ کوے نکلتے ہین اور ہر کوے مین ایک گردہ کی شکل کا ہلکا سبز رنگ تخم ہوتا ہے
اکثر اشخاص اس پھل کو وہان کے تمام پھلون پر جہان یہ پھل پیدا ہوتا ہے مرجح
جانتے ہین ملاکا (Malacca) مین یہ پھل موافقت آب وہوا سے کمال
مراد کو پہونچتا ہے آسکے مراد پر آنیکا زمانہ ماہ جولائی ہے - بقرینۂ غالب لینگسات کا
درخت اسکے تخم سے تیار کیا جاتا ہے - یہ درخت ارباب شوق کے قابل توجہ ہے -

Alligator Pear

الیگیٹر پیئر (نہنگ ناشپاتی)

اس درخت کا وطن جزایر وِسٹ اِنڈِیز (West Indies) ہے ہندوستان مین

یہ درخت متوسط القامت ہوتا ہے مگر بیرن ہمبولٹ (Baron Humboldt) کا یہ بیان بشاہدہ ہے کہ کراکس (Caraccas) کے قرب مین اسکے درخت نہایت بزرگ اور قد کشیدہ موجود ہین یہ درخت ملک بنگالہ مین کثیر الوجود ہے مگر ہندوستان مین اسکے مروج ہوئے بہت عرصہ نہین گزرا ہے اطراف کلکتہ مین یہ درخت ابتداے فروری مین پہول لاتا ہے پہول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور آخر اگست سے انکا پہل پختہ ہونے لگتا ہے اور نصف ستمبر تک اسکے پہلون کی فصل رہتی ہے اسکے پہل کی شکل بڑی مقدار کی سبز ناشپاتی سے مشابہت رکہتی ہے اور اوسکے وسط مین ایک تخم اخروٹ کے برابر ہوتا ہے پہل کے مغز مین مسکہ گاو یعنی مکہن کی کیفیت موجود رہتی ہے اور اوسکا مزا تازے اخروٹ کے مزے سے مناسبت رکہتا ہے اسکا مغز نمک کے ساتہہ اور بہی لذیذ ہوجاتا ہے اس پہل کی جلد کا رنگ اور مغز کا رنگ چمکیلا زرد ہوتا ہے۔ مسٹر جی پیکسٹن (Mr. J. Paxton) لکہتے ہین کہ اس پہل کو خام کہانے سے تپ اور پیچش پیدا ہوتی ہے اسکا درخت بنگالہ مین تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے ہرچند بنگالہ کے باغون مین یہ درخت کثیر الوجود ہے مگر اکثر اہل بہار اس سے ناواقف معلوم ہوتے ہین ملک پنجاب مین کوئی شخص اس درخت کے نام سے بہی مطلع نہین ہے اگر ارباب شوق اپنے اپنے ملکون مین اس درخت کو مروج فرمائین تو خوب ہو۔

Cocoa Plum

کوکوا پلم

تحقیق فرمنجر صاحب (Revd. Firminger) سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین اسکا درخت آگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی (A. H. Cultural Society) کے باغ مین موجود تہا اور ہرچند یہ درخت وہان بالیدہ ہوا تہا مگر اوسکے پہول یا پہل لانیکی

نسبت صاحب موصوف اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین ڈاکٹر لینڈلی (Dr. Lindley)
لکھتے ہین کہ اس درخت کے مثمر ہونیکے واسطے زمین سرد اور مرطوب درکار ہے اسکے پھل کو
ڈان صاحب (Don) بطرز ذیل بیان کرتے ہین :-

ہوکوایلم کا پھل مقدار مین آلوچہ کے برابر ہوتا ہے شکل گردیت کے ساتھ بیضاوی ہوتی ہے جلد کی رنگت مختلف الالوان
یعنی کسیکی جلد زرد کوئی سرخ کوئی بیگنی سرخی آمیز ہوتی ہے اور مغز جو تخم سے مضبوطی
کے ساتھ لپٹا رہتا ہے سفید رنگ ہوتا ہے مزا ہلکی تلخی کے ساتھ شیرین مگر خوش آیند
ہوتا ہے - یہ پھل مطبوخ اور غیر مطبوخ دونون طور سے مصرف انسان مین در آتا ہے
اور جزائر ویسٹ انڈینز (West Indies) کے بازارون مین بکثرت فروخت
ہوا کرتا ہے -

Prickly Pear

پرکلی پیر (ناشپاتی خارپشت)

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی ہے اور ہرچند بنگالہ مین اسکا درخت نصب کیا گیا ہے مگر کبھی
بار ور نہین ہوا ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اگر اضلاع مغربی و شمالی کیطرف یہ درخت
استحاناً لگایا جاوے تو اسکا بار ور ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے -

یہ درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے اور اسکے پتے عریض شیرہ دار بیضاوی شکل ریشہ دار
ہوتے ہین اسکا پھل ناشپاتی سے مشابہت رکھتا ہے مگر اسکے پھل کی جلد خاردار
ہوتی ہے جلد کو تراشنے سے جیلی کیطرح مغز نکلتا ہے ہرچند اسکا مغز بہت خوش
ذائقہ نہیں ہوتا تاہم مفرح اور مسکن التہاب ہوتا ہے -

پرکلی پیر کا درخت تخم سے یا اسکے پتے کو درخت سے توڑ کر ڈنٹی کیطرف سے بالو مین گاڑدینے
سے تیار ہوتا ہے -

Voa Vanga

ڈوآوانگا

یہ ایک چہوٹا خار دار درخت ہوتا ہے اسکے خار نہایت مستحکم ہوتے ہین اسکا وطن جزیرہ مدغاسقار[1] (Madagascar) ہے اس جزیرہ اور جزیرہ ماریشس (Mauritius) کے شکنا اسکو برغبت کہاتے ہین فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ عرصہ دراز سے ڈوآوانگا کے درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین ڈاکٹر وایٹ کے زمانہ مین یہ درخت کبہی پہول نہین لائے تہے مگر اب ہر سال بار ور ہوتے ہین اس درخت کی بار وری کا زمانہ ماہ مئی ہے اسکے پہل کے درمیان ایک سخت تخم ہوتا ہے جسکے بونے سے ڈوآوانگا کا درخت تیار ہوتا ہی۔

Elder
اِلڈر

فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ اِلڈر کا درخت ہم نے ہندوستان مین کہین نہین دیکہا ڈاکٹر ووئٹ (Voigt) کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۱۴ء مین اسکا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود تہا اور گو اوس وقت وہان پندرہ برس کا ہوچکا تہا مگر کبہی پہول پہل نہین لایا تہا اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بنگالہ کی آب وہوا اس درخت کے موافق مزاج نہین ہے حسب تحقیق فرمنجر صاحب معلوم ہوتا ہی کہ اب اِلڈر کا درخت باغ مذکور مین موجود نہین ہے صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ہمنے وہان کے اہالیان سے اس درخت کی نسبت دریافت حال کیا مگر جو لوگ وہان بیس برس سے بہی نوکر تہے اونہون نے بہی اپنی لاعلمی ظاہر کی۔

Sea side Grape
انگور ساحلی

[1] یہ ایک جزیرہ بر اعظم افریقہ کے قرب مین واقع ہی۔

اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور اسکا وطن جزائر وسٹ انڈین (West Indian Isles)
ہے اسکے پہل کا مزا چاشنی دار اور خوش آیند ہوتا ہے اون جزائر کے بازارونمین
اسکے پہل فروخت ہوا کرتے ہین مگر وہان اسکی بہت قدر نہین ہوتی ہے اسکا صرف ایک
درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہے ڈاکٹر وہائٹ صاحب کا بیان ہے کہ
ماہ اکتوبر اس درخت کی باروری کا زمانہ ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے اس زمانہ مین
صرف ایسے چند عدد پہل اس درخت مین لگے ہوئے دیکھے تھے جو خرد و سبز و نامراد سخت
انگور کے دانون سے مشابہ معلوم ہوتے تھے در حقیقت یہ پہل جتنے موجود تھے سب کے
سب محض نکمے اور خرافات تھے۔

Barbadoes cherry

چیری بارٹبڈوز

اسکا درخت قصیر القامت ہوتا ہے اور اسکا وطن جزیرہ بارٹبڈوز (Barbadoes Isles)
ہے کلکتہ کے باغونمین اب اسکے درخت کثیر الوجود مین اور باروربھی ہوتے ہین۔
بارٹبڈوز مین اسکے پہل سے اکثر مربّے وغیرہ تیار کرتے ہین اسکا مزا چیری کے
اعتبار سے راسپبیری (Raspberry) کے مزے سے زیادہ مشابہت
رکھتا ہے ریورنڈ فرمنجر (Rev. Firminger) اس میوہ کی ایک قسم اور بھی
بتاتے ہین جسکا نام بزبان لاطینی ملپیگھیا گلیبرا (Malpighia glabra) ہے
یہ قسم بھی کلکتہ کے باغونمین دیکھی جاتی ہے حسب بیان صاحب موصوف یہ قسم ایام
سرما مین بارور ہوتی ہے مگر یہ قسم کثیر الاثمار نہین معلوم ہوتی ہے پریشان طور پر اسکے
پہل شاخون مین جا بجا لگے رہتے ہین اسکے پہلونکا رنگ چمکیلا سرخ ہوتا ہے۔
پہل کے دانے بہت چھوٹے ہوتے ہین اور مطلق لطف ذائقہ نہین رکھتے۔

۱؎ بحر اٹلانٹک (Atlantic ocean) یعنی بحر اعظم مغربی مین یہ جزائر واقع ہین۔

نجوم مثمرہ

واضح ہو کہ نجوم مثمرہ بھی اشجار مثمرہ کے مانند بہت قابل توجہ ہین بعض نہایت عمدہ قسم کے میوے نجوم مثمرہ سے بھی پیدا ہوتے ہین جیسا کہ آیندہ کی تحریر نقیر سے ظاہر ہوگا۔ جسطور پر بوضع مختصر اشجار مثمرہ کی حالات درج کتاب ہذا ہوچکے ہین اوسی طور پر نجوم مثمرہ کی نسبت بھی بالاختصار امور ضروریہ عرض کئے جاتے ہین ہر تخم مثمر کی کیفیت اوسکے بیان سے ظاہر ہوگی یہ امر بھی حضرات ناظرین کتاب ہذا پر واضح رہے کہ مولف نے جسطرح بیان اشجار مثمرہ مین اونہین اشجار مثمرہ کو درج کتاب ہذا کیا ہے جنکی نسبت اپنی دانست مین اطلاع دہی ضروری سمجھی ہے ویسا ہی اون نجوم مثمرہ کا ذکر ذیل مین اندراج پاتا ہے جنکی زراعت ہندوستان مین فروغ پکڑ سکتی ہے یا جنکی نسبت اطلاع دہی مناسب معلوم ہوتی ہے تحریرات ذیل پر توجہ فرمائی ارباب شوق درکار ہے۔

Pine apple

اننّاس

اسکا وطن ہندوستان ہے امریکہ جنوبی کے دریافت مین آنے کے قبل سے اہل ہند اس میوے سے واقف تھے کسواسطے کہ لفظ اننّاس جو سنسکرت ہے کوئی نو ایجاد لفظ نہین ہے مگر شک نہین کہ اننّاس کی چند عمدہ قسمین ہندوستان مین امریکہ سے بھی لائی گئی ہین لیکن اس سے یہ قیاس نہین کرنا چاہئے کہ اس میوہ کی عمدہ قسمین ہندوستان مین کبھی موجود نہ تھین ایسا نہین ہے ہندی اننّاس بھی عمدہ قسم کے ہوتے ہین مگر حقیقت یہ ہے کہ چند عمدہ قسمین ارباب شوق کی بدولت خارج سے بھی داخل ہندوستان ہوگئی ہین اننّاس کے اقسام ذیل قابل لحاظ ہین۔

نمبر شمار	نام قسم	کیفیت
۱	انناس بنگالہ	انناس کی یہ قسم کلکتہ اور اسکے اطراف مین کثیر الوجود ہے برائے خود یہ قسم بری نہین ہے مگر بونیوالے کی غلط کارروائیون سے اچھے پھل پیدا نہین ہوتے ہین۔ کلکتہ کے بازارون مین اس نسل کے انناس بکثرت فروخت ہوتے ہین اور ہرچند اسکے دانے بڑے اور شاداب دیکھائی دیتے ہین مگر خوش ذائقگی اور شیرینی اونمین حسب مراد نہین پائی جاتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اکثر انناس کے درخت اہل بنگالہ درختون کے سایہ اور ناپرسان زمینون مین لگاتے ہین محرومی حرارت آفتاب سے دانے بڑے تو ہوجاتے ہین مگر حسب مراد شیرینی سے محروم بھی رہتے ہین
۲	انناس سنگلدیپ Ceylone	اس قسم کے ہندوستان مین لانے والے مسٹر رابنسن (Mr Robinson) صاحب ہین یہ انناس خوش ذائقگی کے اعتبار سے بہترین قسم متصور ہے۔ اس قسم کا پھل بڑا اور حالت خامی مین ہلکا سبز اور پختگی مین گوگلی کیطرح زرد ہوتا ہے۔
۳	انناس ڈھاکہ	یہ بھی اچھی قسم ہے اسکا پوست مسطح اور

		اسکی آنکھون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔
۴	انناس سلہٹ	اس قسم کا پہل چھوٹا اور گٹھا ہوا ہوتا ہے یہ قسم بھی عمدگی مین مشہور ہے حالت خامی مین اسکی پہل کا رنگ سیاہ اور پختگی مین چمکیلا زرد ہوتا ہے اسکی آنکھین بڑی ہوتی ہین مگر ایک عمدگی اس قسم کی یہ بھی ہے کہ ہر پہل مین سات یا آٹھ آنکھین ہوتی ہین ظاہر ہے کہ اگر انناس کے پہل مین آنکھین نہوتین تو چشم خلائق مین اسکی قدر اور بھی زیادہ ہوتی عموماً یہ پہل گویا سراپا آنکھ ہوتا ہے ہر پہل مین بیس یا پچیس آنکھین ہوتی ہین پس اگر کسی قسم مین صرف سات یا آٹھ آنکھین ہون تو بلاشبہ یہ کمی زیادتی عمدگی پر دلالت کرتی ہے ۔
۵	انناس جزیرہ پینینگ Penang	اس جزیرہ سے انناس کی دو تین قسمین ہندوستان مین لائی گئی ہین مگر یہ سب قسمین انناس بنگالہ یعنی کلکتیا انناس سے مشابہت رکھتی ہین بلکہ انناس مذکور کے مانند ہوتی ہین ۔
۶	انناس جاوا (Java)	اس قسم نے ہندوستان مین آکر کبھی پہل نہین دیا اسواسطے اسکے حسن وقبح سے سکناے ہند کو کچھ اطلاع نہین ہے لیکن اسکا پتا سفید اور کچھ سرخ اور نشان دار بھی ہوتا ہے ۔

۷	انناس مخروطی شکل	اس قسم کے انناس کا پتا گنّے کے پتے کیطرح لانبا ہوتا ہے مگر اس قسم مین خاص کسیطرح کی عمدگی نہین پائی جاتی ہے ۔
۸	انناس جزیرہ کیئین Cayenne	اس قسم کے انناس کی کاشت یورپ مین بکثرت ہوتی ہے اہل یورپ کو یہ قسم بہت مرغوب ہے کسواسطے کہ انناس کی عمدہ قسمون مین یہ ایک عمدہ قسم ہے جو ایام سرما مین میسر آتی ہین انناس کیئینی کی دو قسم ہے ایک خاردار اور دوسری بیخار ۔ واضح ہو کہ کیئین جزائر امریکہ سے ہے اور گورنمنٹ فرانس سے متعلق ہے اس جزیرہ کی آب و ہوا نہایت خراب ہے زمانۂ لوئی نیپولین مین مجرم بہ نظر سزا اسی جزیرہ کو بھیجے جاتے تھے ۔
۹	انناس ماسکو (Mascaw)	ہندوستان مین نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ کے لانیوالے مسٹر ال برکلی Mr L. Berkeley صاحب ہین ۔ صاحب موصوف کا بیان ہے کہ انناس ماسکو بمقام لاہور شیشہ کے گھر مین پھل لایا تھا
۱۰	انناس موسوم بکوئین (Queen)	معلوم ہوتا ہے کہ انناس نمبر ۱۰ ہندوستان مین باروَر نہو سکا ۔ واضح ہو کہ اقسام انناس از نمبر ۲ تا نمبر ۱۰ باغات آگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی سے (H. Cultural Society) شائع ہوئے ہین

اننّاس ماہ فروری و مارچ مین پہول لاتا ہے اور اسکا پہل جولائی اور اگست مین مرادکو پہونچتا ہے بعدازان اسکا درخت ستمبر اور اکتوبر مین جسامت ترقی کرتا ہے بعض دفعہ بالیدہ ہونیکی عوض بارثانی پہول لیکر پہل لاتا ہو اور یہ پہل جاڑے کے زمانہ مین پختہ ہوتا ہے بے وقت ہونیکے باعث اوسمین ترشی اور بدذائقگی پائی جاتی ہے اسواسطے اسکا بارثانی پہول لانا کوئی امر مطبوع متصور نہین ہوسکتا۔

ایام بارش مین عموماً اشجار کو سیرابی کی کوئی حاجت نہین ہوتی ہے لیکن اننّاس کے درخت کو انقضای فصل برشکال کے بعد بھی سیراب نہین کرنا چاہیے۔ اننّاس کی سیرابی کا زمانہ ماہ مارچ سے شروع ہوتا ہے اور جب تک اسکے پہل کو جسامت ترقی کرنیکی صلاحیت باقی رہتی ہے سیرابی مین کمی نہین کرنی چاہیے لیکن جب پہل کے پختہ ہونیکا زمانہ قریب آپہونچے سیرابی یکقلم موقوف کردینی چاہیے۔ کسواسطے کہ اسوقت کی سیرابی سے پہل کا مزا پہیکا ہوجاتا ہے جڑون کو سیراب کرنیکے علاوہ ہزاری یا کسی قسم کی دمکل کے ذریعہ سے کبھی کبھی اننّاس کے بالائی حصون کو بھی ترکرنا چاہیے تاکہ غبار اور جالے مکڑے وغیرہ سے درخت صاف ہوجایا کرین بالائی حصون کے کثیف رہنے سے عرق شجری کا دورہ خوب نہین ہوتا ہے اور وہ پانی جسے درخت کی جڑین جذب کرتی ہین اوسکے اعلے کیطرف جڑہنے مین کثافت مسّدد ہوتی ہے۔

اننّاس لگانے کا زمانہ تمام ماہ اگست تا اول ہفتہ ستمبر ہے اسکو ایسی جگہ لگانا چاہیے جہان آفتاب کی روشنی اور حرارت کے طبعی طور پر پہونچنے اور موجود رہنے مین کوئی وقت لاحق نہو۔ اننّاس کے درخت قطار بندی کے ساتھ لگائے جائین ہر قطار ایک دوسرے سے تین فٹ کے فاصلے پر واقع ہو اور ایک درخت سے دوسرا درخت دو فٹ کے فاصلہ سے کم پر نصب نکیا جائے۔ صوبہ بنگالہ کے

اضلاع مشرقی مین بعض ایسے ضلع ہین کہ جہان اناناس گو باخودرو طرح سے بالیدہ اور بارور ہوتا ہے زمین کی مناسبت سے بونیوالے کو کسی قسم کے تردد کی حاجت نہین ہوتی ہی مگر اسکی زراعت کا بہترین طریقہ یہ ہے جو ذیل مین مذکور ہوتا ہے۔

اناناس کے بالیدہ کرنیکے لئے بہترین زمین وہ ہے کہ جو سنگریزہ آمیز موٹے بالو چکنی کیوال مٹی ڈلکا ربونیٹ آف لائم (Carbonate of lime) آکز اڈیڈ آف آیرن (Oxide of Iron) اور اقسام نمک و اجزاے نباتی و حیوانی سے مرکب ہوتی ہے اکثر اسس قسم کی وہ زمین ہوتی ہے جو نیشکر کی پیداوار کی صلاحیت رکھتی ہے اگر ایسی زمین میسر نہو تو چاہیئے کہ تین فٹ عمق مین اوس زمین کو جہان اناناس لگانا ہے کہود ڈالین اور کہودی ہوئی مٹی کو دفع کرین اور جہان سے ممکن ہو قسم مذکور کی مٹی منگا کر اوس کہودی ہوئی زمین مین بہر کر کھیت تیار کرین اگر خود زمین ویسی ہی جیسی کہ درکار ہے تو بہی اوسکو سے کم دو فٹ کہود و اگر گہاس وغیرہ دور کرکے صاف کہیت کیطرح بنانا چاہیئے دونون حالتون مین کہیت بنانے کے بعد درختون کو نصب کرنا چاہیئے مگر نصب کرنیکے قبل ہر درّی مین اور ہر درّی کے ارد گرد کہاد مندرجہ ذیل کو استعمال کر لینا چاہیئے۔

نسخہ کھاد براے اناناس

چونا ۴ بار نمک طعام ۲ بار شورہ ۵ بار خاکستر نیز اپیہ ۴ بار لید تازہ گہوڑے کی یا بہیڑ یا بکری کی مینگنی اول نمک کو ایک گہڑا یا گہڑے سے کچہ زیادہ پانی مین گہولین بعد ازان ٹوٹنی دار مٹی کے ظرف کے ذریعہ سے اس آب نمک آمیختہ کو چونے مین رفتہ رفتہ کرکے اسطور سے ملادین کہ چونا تر ہو جائے مگر دیوار کے چونے کیطرح پانی مین محلول ہوکر پوچارے کے قابل نہ ہو جائے جیون جیون چونا تر ہوتا جائے کسی چیز سے چونے کو اولٹنا

چاہیے یا یہ کہ تمام آب نمک آمیختہ چونے مین جذب ہوجاے اسی طور پر شورے کو بھی خاکستر پرایہ مین جذب کرنا چاہیے بعدازان اُن دونون مرکب کو آپس مین مرکب کرنا چاہیے جب دونون مرکب مرکب واحد ہوجائین تب اس مرکب مین گھوڑی کی لید تازہ یا بھیڑ یا بکری کی مینگنی اضافہ کرنا چاہیے۔ اگر اس کھاد کی تیاری مین کسی وجہ سے دشواری ہو تو آم کا سڑا ہوا پتا (۱۰ مار) اور بوسیدہ گوبر (۱۰ مار) آمیختہ کرکے ہر دری مین بقدر پاؤ سیر اور ہر دری کے ارد گرد بھی اسیقدر اس ترکیب سے ڈالنا چاہیے۔

جب حسب ہدایت بالا درخت نصب کئے جاچکین تو لازم ہے کہ انناس کے کھیت سے ہفتہ وار کھرپی کے ذریعہ سے گھاس وغیرہ دفع کیجاے اور انقضاے ایام بارش کے بعد سیرابی معقول ہوا کرے فروری مین نئے انناس کی جڑون کو کھود کر دو چار روز کھول رکھنا چاہیے اور بعد ازان آم کا سڑا ہوا پتا اور گوبر بوسیدہ یا لید تازہ ڈالکر جڑون کو بند کر دینا درکار ہے اگر نئے ٹونٹے یا نئی شاخین درختون سے نکلین تو انکو علحدہ کرنا چاہیے ان ترکیبون کی پابندی سے انناس حسب مراد بارور ہوگا۔

جب انناس کے پھل مراد پر آکر درخت سے علحدہ کئے جاچکین تو لازم ہے کہ پھلون کے سر پر جو پتے رہتے ہین فوراً علحدہ کئے جائین ایسا کرنے سے پھل کا مزا ترقی کرجاتا ہے ورنہ جو پتے کہ پھل کے بالاے سر ہوتے ہین اونکا تغذیہ اوسی پھل سے ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پھل کا شیرہ کم ہوکر پھل بدذائقہ ہوجاتا ہے۔

زمنجر صاحب (Rev. Zirmingar) لکھتے ہین کہ انناس کے درختون کو تبدیل مقامات نہایت مفید ہوتا ہے۔ صاحب موصوف اپنی اس راے کی تائید مین ایک ساکن شہر ڈھاکہ کے قول کو جو جنرل جکسن کی تحریرات مین مندرج ہے پیش کرتے ہین

وہ قول یہ ہے کہ اول زمین کو خوب جوتنا اور تیار کرنا چاہیے تب اناناس کے
درخت کو نصب کرنا چاہیے۔ انقضاے ایک سال کے بعد پُرانے درخت
اوکہاڑ دیئے جاوین اور نوخیز درخت ایک مقام سے دوسری جگہ منتقل کر دیئے جاوین
پس جسقدر تبدیل مقامات مین کوشش رہیگی اوسیقدر درخت بالیدہ اور عمدہ
ہونگے قول بالا کی تکرار تائید مین فرمنجر صاحب (Firmenger) ایک
فرانسیسی عالم نباتات کے قول کو بھی دلیل گردانتے ہین اور وہ قول یہ ہے کہ اناناس
کے درخت کو اوکھاڑ کر جسقدر جڑین اوس سے لگی ہون اونہین کاٹ ڈالنا چاہیے
جب چھری کا زخم ہوا لگ کر خشک ہوجاے تب اس تراشیدہ درخت کو
سرنو سے کسی تیار زمین مین نصب کر دینا چاہیے اس قول سے تبدیل مقام ہی
کی ہدایت نہین ہو بلکہ تبدیل مقام سے قبل خراش تراش کی بھی حاجت معلوم
ہوتی ہے رائے مولف اس مادے مین یہ ہے کہ بلاشبہہ تبدیل مقام سے
اشجار ثمرہ کو صغیرسی مین نفع پہونچتا ہے خاصکر آم کو جسے گو بار بار کی تبدیل مقام سے
بالیدگی مین سال دو سال دیر لگتی ہے مگر جب اس طرحکا تبدیل شدہ درخت
مثمر ہوتا ہے تو پھل اوسکے اوسکے بزرگون کے پھلون کے اعتبار سے مقدار و
بے ریشگی حلاوت و خوش ذائقگی مین ترقی کر جاتے ہین مولف کو اشجار ثمرہ کی
نسبت اس مادہ مین تجربہ کافی حاصل ہے کوئی شک نہین کہ تبدیل مقام سے
اناناس کے درخت کو بھی عام اشجار ثمرہ کیطرح فائدہ پہونچ سکتا ہے لیکن
صوبہ بہار مین جہان کی عموماً زمین اناناس کے بالیدہ کرنیکو بنگالہ کی زمین کے
برابر صلاحیت کافی نہین رکھتی ہے ہیہ بار بار کا انتقال موضع اناناس کو
مفید نہوگا لیکن سال مین ایک بار منتقل کرنا نفع بخش ہو سکتا ہے ایسی
تبدیل مقام مین نقصان کا گمان نہین ہے مگر حسب ہدایت بالا درختون کو اس

طور کی تراش خراش صوبہ بہار و اودھ مین اور بھی ایسی جگہون مین جو بنگالہ کیطرح
مرطوب نہین ہین یقیناً ضرر رسان ہونگی -

بنگالہ مین جسقدر اناناس کی کثرت دیکھی جاتی ہے اوپر کے اضلاع مین نہین پائی جاتی ہے
صوبہ بہار مین بہ اطلاع مولف صرف دو ایک جگہ کاشت کے طور پر اناناس بوئی جاتے
ہین ورنہ شایقین کے باغون مین کمتر دیکھے جاتے ہین بلاشبہہ بنگالہ کے اعتبار
سے بہار مین اناناس قلیل الوجود ہے اسیطرح لکھنو کے سرکاری باغون مین
اور بھی لکھنؤ کے اطراف مین صوبہ بہار ہی کے طور پر اناناس موجود ہین - سہارنپور کے
سرکاری باغ مین بھی کبھی کبھی اناناس کے درخت پھل لاتے ہین مگر عموماً اضلاع مغربی
شمالی مین اناناس قلیل الوجود ہے - شملہ و اطراف شملہ اور دیگر کوہی مقامون مین یہ میوہ
بالکلیہ مفقود ہے مگر شیشہ کے گھرون مین بقول لفٹنٹ باگسن (Pogson صاحب)
اناناس آسانی کے ساتھ بالیدہ اور مثمر ہوسکتا ہے -

امریکہ اور برہما مین اناناس خودرَو طور پر کثرت سے پھل لاتا ہے اور اس صحرائی اناناس کا
پھل نہایت لذیذ ہوتا ہے -

اناناس کا درخت اوسکے ٹوٹنے سے تیار ہوتا ہے یا اناناس کے پھل کا سر کاٹکر زمین مین
نصب کردینے سے درخت پیدا ہو جاتا ہے - اناناس کے درخت تیار کرنیکی نظر سے
سو پچاس اناناس کے پھل کلکتہ سے بہ سبیل ریل منگوانا چاہیے پھلون کو مصرف مین
لاکر ہر پھل کے سر کو جہان پر پتے ہوتے ہین تراشکر زمین مین لگا دینا درختون کی
تیاری کو کافی ہوگا - ایام برشگال مین ایسا کرنے سے درخت بہت جلد تیار ہو جاتے ہین
یا کسی نرسری (nursery) سے تیار درخت طلب کرلینے سے بھی
برار کار متصور ہے -

Peruvian Cherry

غلاف دارمکو

اس خشیش کا وطن ملک پیرو (Peru) ہے جو امریکہ جنوبی مین واقع ہے مگر
ایک عرصہ سے کیپ (Cape) مین اسکی زراعت ہوتی ہے اور اس
قدامت کی وجہ سے اسکو اہل فرنگ کیپ گوسبری (Cape Goose berry)
کہتے ہین ہندوستان مین غلاف دارمکو کو کیپ ہی سے اہل فرنگ لائے اور اب
ہندوستان کے اکثر ایسے مقامون مین جہان سرمای شدید نہین ہوتا ہے اسکو
پیدا کرتے ہین۔ ہمارے صوبہ بہار مین بھی یہ میوہ پیدا ہوتا ہے مگر نہ اس کثرت سے
جیسا کہ بنگالہ مین چنانچہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اسکی کثرت ہوتی ہے اور اہل یورپ
اسے ہندوستانیون کے اعتبار سے زیادہ رغبت کے ساتھ کھاتے ہین بدین وجہ
کہ اسکا مزا انگریزی پسند ہوتا ہے یعنے اسکی ترشی اور شیرینی مذاق انگریزی کے
موافق ہوتی ہے وہ اہل ہند بھی جو تتبع اہل فرنگ کو ضروری سمجھتے ہین اس پھل کیطرف
نہایت رغبت رکھتے ہین۔ بدانست مولف یہ پھل ہرچند پورے ہندوستانی مذاق کے
مطابق نہین ہے توبھی بہت قابل توجہ ہے اس پھل کے اوپر غلاف حالت خامی مین سبز
رنگ اور پختگی مین ہلکا زرد چڑھا رہتا ہے مقدار مین یہ پھل بندوق کی گولی کے برابر ہوتا ہے
اور اوسکی صورت نفیس اور مطبوع ہوتی ہے۔

غلاف دارمکو کی پیدا کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ ماہ مئی یا جون مین اسکے تخم کو بوتے ہین جب
ننھے درخت تخمون سے اگتے ہین تب ایک تیار کھیت یا باغ کے تختہ مین قطاربندی
کے ساتھ ان درختون کو نصب کرتے ہین ہر قطار کو ایک دوسرے سے چار فٹ کے
فاصلے پر واقع ہونا چاہیے اور ہر درخت ایک دوسرے سے دو فٹ کے فاصلے پر
لگایا جائے ہرچند غلاف دارمکو کے درخت بے کھاد دیئے ہوئے زمین مین بھی بالیدہ
ہوتے ہین مگر قبل سے کھاد ڈال رکھنے سے اونکی تقویت و تغذیہ کی صورت زیادہ تر

حاصل ہوتی ہے ۔ جب آٹھ انچ کے برابر درخت اونچے ہو جاوین تب نصف درخت تک اونکے گرد مٹی بلند کر دینا چاہیئے اور جب درخت پہول لاوین تو لازم ہی کہ تازہ شاخون کے کوپل تراش دیئے جائین تاکہ پہلون کی طرف مادہ کا امالہ ہو اور اس وجہ سے پہلون کو مقدار و ذائقہ مین ترقی کرنیکا موقع ملے ۔

غلاف دار مکو کا پہل ماہ جنوری اور فروری مین پختہ ہوتا ہے اور بازار و نمین کثرت سے بکتا ہے ۔ پہل لینے کے بعد تمام درختون کو اوکہاڑ ڈالنا چاہیئے اور زمین کو پھر سر نو سے تیار کر کے نئے درخت حسب ہدایت بالا لگانا چاہیئے ۔

غلاف دار مکو کا درخت نہایت نازک ہوتا ہے اور سرماے شدید کا متحمل نہین ہو سکتا پس ہندوستان کے ایسے مقامون مین جہان بنگالہ اور بہار کے اعتبار سے بہت زیادہ سرمای سخت ہوتا ہے اسکا درخت ایام سرما مین زندہ نہین رہ سکتا ہے ۔

غلاف دار مکو کا مربےٰ نہایت خوب ہوتا ہے ۔ اہل یورپ اسکے مربے کو نہایت پسند کرتے ہین ۔

Currant

کرنٹ

یہ ایک چھوٹا میوہ دار درخت اقسام گوسبری سے ہے بہ تحقیق فرمنجر صاحت یہ درخت ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ نہین ہوتا ہے خاصکر بنگالہ مین اسکی زندگی دشوار ہو جاتی ہے بنگالہ کی گرمی اور بارش کا تحمل اسکو مطلق نہین ہے صاحب موصوف لکھتے ہین کہ بمقام فیروزپور ہم نے اس درخت کے پرورده کرنے مین کوشش بلیغ کی تھی مگر وہان بھی آخرکار یہ نازک درخت مرگیا بقول صاحب موصوف نیلگری کے پہاڑون پر ہر چند یہ درخت زندہ رہتا ہے مگر کبھی بالیدہ او ر مثمر نہین

ہوتا ہے اس قول سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ ہندوستان کے کوہی مقاموں کی آب وہوا و سرزمین بھی اسکے موافق نہین ہوتی اور صاحب موصوف کے طرز تحریر سے بھی یہ بات عیان ہے کہ ہندوستان کے میدانی اور کوہی دونون حصون مین یہ درخت بالیدہ نہین ہوتا ہے اور ابتک جو کچھ کوششین اس درخت کے پروردہ کرنے مین ہوئی ہین سب بیکار گئی ہین البتہ یہ امر صحیح ہے کہ اس درخت کو ملک سرد درکار ہے مگر ایسا نہین معلوم ہوتا کہ ہندوستان کے تمام کوہی حصون کو بلا استثنای احدے اس میوے کے پیدا کرنیکی صلاحیت حاصل نہین ہے۔ بدانست مولف یہ درخت شملہ مین بالیدہ ہوکر بارور ہوتا ہے چنانچہ لفٹنٹ پاگسن صاحب کی تحریر کا خلاصہ جو درج ذیل ہوتا ہے میرے اس قول کی تائید کرنیکو کافی متصور ہے۔

لفٹنٹ موصوف لکھتے ہین کہ کرنٹ کا وطن انگلستان اور کوہ ہمالہ ہے کوٹ گرہ کے آگے کے کوہی سلسلون مین سیاہ اور سرخ دونون قسم کے کرنٹ بطور خودرو کثرت سے اُگتے ہین کو وارن کے پہلوے جنوبی و مغربی مین کرنٹ سیاہ کی تولید کثرت کے ساتھ ہوتی ہے اور وہان سے جو چھوٹے درخت شملہ مین لاکر لگائے جاتے ہین بالیدہ تو ہوتے ہین مگر ثمر نہین لاتے لیکن سرخ کرنٹ جاکو (Mount Jacko) پہاڑ پر جو اس شملہ کا ایک محلہ ہے بارور ہوتا ہے ظاہر ہے کہ لفٹنٹ صاحب موصوف کی اس تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آخر ہندوستانکے بعض کوہی مقام کو کرنٹ کی پیداوار کی صلاحیت حاصل ہے۔

کرنٹ کے بالیدہ کرنیکے لئے وہ زمین درکار ہے جو سنگریزہ آمیز مٹی بالو چکنی کیوال مٹی کاربونیٹ آف لائم (Carbanate of lime) آکزائیڈ آف آیرن (Magnaia) میگنیشیا ( )

اقسام نمک اور اجزاے نباتی وحیوانی سے مرکب ہوتی ہے ماہ اپریل اور اگست کے

درمیان کرنٹ کی گاچھیون کو نصب کرنا چاہیے اور چونکہ اسکا درخت کھاد کا
طالب ہوتا ہے۔ ماہ نومبر مین اسکے تھالے مین کھاد ڈالکر چھوڑ دینا
چاہیے اور کھاد ڈالنے کے وقت کچھ ضرور نہین کہ کھاد تھالہ کھودکر
ڈالا جاوے تھالے کی سطح پر کھاد کا پھیلا دینا مناسب ہوتا ہے
جب فروری کا مہینا آپہونچے تب کرنٹ کے درخت کو چھانٹ کر کھرپی
کے ذریعہ سے جڑون کو کھودے بغیر تھالے کی مٹی مین اوس کھاد کو
داخل کردینا چاہیے تاکہ وہ کھاد مٹی سے آمیختہ ہوجاوے سرخ
اور سفید رنگ کے کرنٹ کے درخت کو اسقدر چھانٹنا چاہیے کہ
درخت ٹھٹھا ہوکر بدنما معلوم ہونے لگے ہرچند اس طرح کے چھانٹنے سے
درخت کو بالیدہ ہونے مین دیر ہوتی ہے مگر پھل اچھا لاتا ہے لیکن
سیاہ کرنٹ کو جسکے لئے سفید اور سرخ کرنٹ کے اعتبار سے
زیادہ سرد اور مرطوب جگہ درکار ہوتی ہے اس طور سے چھانٹنا
نہین چاہیے البتہ جو شاخین بہ مرض یا اور کسی وجہ سے سیاہ اور گندہ
پوست فلس ماہی یا سانپ کی کینچلی کے مانند ہوجاوین اونکو دور کرڈالنا
ضروری متصور ہے۔

کرنٹ تخم سے پیدا ہوتا ہے مگر چونکہ انگلستان سے اسکی نئی گاچھیان
آسانی کے ساتھ منگائی جاسکتی ہین تخم سے اس درخت کو پیدا کرنیکی
دردسری گوارا کرنیکی کوئی حاجت نہین ہے۔

Raspberry

راسبری

یہ ایک خار دار نجم مثمر ہے اسکا پھل لذیذ قابل توجہ شائقین ہے ۔ اسکا وطن کوہ ہمالہ ہے گو اور مقاموں سے بھی اسکی عمدہ قسمین ہندوستان مین آ گئی ہین بہ تحقیق لفٹننٹ پاگسن (Pogson صاحب) تین قسم کی ہندی وطن راسبری دیکھی جاتی ہین ایک زرد اور دوسری سُرخ تیسری وہ جو تعداد مین ان دونون سے بزرگ اور زیادہ شوخ رنگ ہوتی ہے ۔ اول اور دوم کثیر الوجود ہین لیکن قسم ثالث جسکا ذائقہ اصل راسبری کا ہوتا ہے کمیاب ہے شملہ کے نشتر میسل کے اندر یہ قسم پائی نہین جاتی جو قسمین اور ملکون سے داخل ہندوستان ہوئی ہین اونکی بالیدگی مین کسی قسم کا نقصان نہین دیکھا جاتا ہے مگر ناتوجہی شائقین سے اونکے پھل تنزل پذیر ہو گئے ہین لفٹننٹ موصوف لکھتے ہین کہ اقسام راسبری سے مکلارن کے پرالیفک راسبری (McLaren's Prolific Raspberry) کیطرف شایق کی توجہ خاص درکار ہے یہ سُرخ رنگ اور نہایت بزرگ مقدار پھل پیدا کرتی ہے اسکا پھل کارٹر کی پرالیفک (Carter's Prolific) کے پھل سے مقدار مین دوگونہ کلان ہوتا ہے اور یہ راسبری خوب پھل بھی لاتی ہے سنہ ۱۸۷۰ء مین رائل ہارٹیکلچرل سوسائیٹی (Royal Horticultural Society) نے سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے

اس راسبری کی عمدگی سے اعتراف کیا تھا اور اب انگلستان مین اس
راسبری سے کوئی عمدہ قسم دستیاب نہین ہے ۔
قبل اسکے کہ پرورش راسبری کا طریقہ حوالہ قلم ہو لازم ہے کہ فرمنجر صاحب
(Firminger) کی تحریر کا بھی اس جگہ پر اعادہ کیا جائے
صاحب موصوف لکھتے ہین کہ حسب تحریر ڈاکٹر اسپری
(Dr Speery) یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سُرخ راسبری کے
درخت سنہ ۱۸۴۰ء مین بمقام کلکتہ ایک ولایتی صاحب کے باغ مین
حسب مراد بار ور ہوئے تھے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب کی تصنیف مین
جس کا نام مترجم اشجار برائے ہند (Plants for India)
ہے کوئی علمی نام اوس راسبری کا مندرج نہین ہے نہین معلوم
ہوتا ہے کہ آیا وہ راسبری یورپ کی معمولی راسبری تھی جسے
روبس آئیڈیس کہتے ہین یا اور کسی قسم کی تھی مگر مین یہ سوال رکھتا ہون
کہ آیا راسبری کی یہ قسم ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین کبھی
بالیدہ ہوئی بھی ہے یا یہ کہ بالیدہ ہونا اسکا ممکن ہے ۔
فرمنجر صاحب کی تحریر بالا سے دو بات ظاہر ہوتی ہے اول یہہ کہ
حسب بیان ڈاکٹر اسپری ہندوستان کے ایک میدانی حصے مین
سنہ ۱۸۴۰ء مین راسبری عام اس سے کہ کسی نسل کی ہو بار ور ہوئی ہے
اور جب ایک بار بار ور ہوئی تو پھر بلاشک بار ور ہوسکتی ہے اور جب
بار ور ہوسکتی ہے تو مناسب ہے کہ حضرات شایق ایسی راسبری کی
پرورش مین جو میدانی حصے مین بار ور ہوسکتی ہے کوشش فرماوین آ
ظاہر ہے کہ دو چار سُرخ قسم کی راسبری کو نصب کرنے سے معلوم

ہوجائیگا کہ کس قسم کی سرخ راسبری کو میدانی حصون مین بارور ہونیکی صلاحیت.
حاصل ہے بلاشبہہ اس تجربہ سے ایک بڑی بات حاصل ہوگی دوم یہ کہ یورپ کی
معمولی راسبری جسے روبس آئیڈیس کہتے ہین نہین معلوم کہ ہندوستان کے کسی میدانی
حصے مین کبھی بالیدہ ہوئی ہے یا اسکا بالیدہ ہونا ممکن الوقوع ہے یا نہین ظاہر ہے
کہ فرمنجر صاحب کے آخر جزو سوال کا جواب ارباب شوق پر دشوار نہوگا جب چاہین
جواب کا سامان کرسکتے ہین - راسبری مذکور کی گاچھیون کا دستیاب ہونا آسان ہے
اور تجربہ کرلینا بھی کوئی دشوار کام نہین ہے دو سال کے تجربہ سے معلوم ہوجاویگا
کہ راسبری مذکور کی کیا حالت ہوتی ہے - خیر اب راسبری کے طریقۂ پرورش کیطرف
جو درج ذیل ہوتا ہے توجہ درکار ہے -

راسبری کے لیئے زمین ایسی درکار ہے جو سنگریزہ آمیز موٹے بالو جسمین کیوال مٹی کاربونیٹ
اف لائم (Carbonate of Lime) اور اگزائیڈ آف آیرن (Oxide of Iron)
اور میگنیشیا (Magnesia) اور اقسام نمک اور اجزاے نباتی اور حیوانی سے مرکب
رہتی ہے درخت نصب کرنیکے قبل زمین مین کھاد خوب ڈالنا چاہیئے کھاد وہی ہو
جو اناناس کے بیان مین مذکور ہوچکی ہے ورنہ مجرد سڑے ہوئے پتے تلید تازہ یا
گوبر بوسیدہ کافی ہونگے اور کبھی کبھی چونے کا میل داخل زمین کرنا بہت مفید ہوتا ہے
آخر اپریل مین اسکی گاچھیان نصب کرنی چاہیئے ہر گاچھی ایک دوسرے سے ساڑھے
چار فٹ کے فاصلہ پر واقع ہو اور ہر قطار کو ایک دوسرے سے ساڑھے پانچ فٹ کا فاصلہ
درکار ہے جو زمین راسبری کے واسطے تجویز کیجاے ضرور ہے کہ اوسمین بخوبی ہوا
و روشنی و حرارت آفتاب کو دخل ہو کبھی اس درخت کو کسی درخت یا مکان کے سایہ
مین نصب کرنا نہین چاہیئے -

راسبری کا درخت چھانٹے جانیکا محتاج رہتا ہے سال گزشتہ کی پتلی پتلی وہ شاخین جو

فصل مین پہل لانیکو ہون بلا نامل چہانٹ ڈالی جاوین تہوڑی مدت مین چہانٹے ہوئی مقامو نسے ایک شاخ کی عوض چند شاخین نکلین گی اور ہر شاخ کثرت سے پہل لاویگی اور تمام جولائی اور اگست مین پہلونکی کثرت رہیگی

راسبری جزیرۂ مارشس

اس راسبری کا وطن جزیرۂ مارشس (Mauritius) ہے یہ ایک جزیرہ بحر ہند مین واقع اور سلطنت انگلستان سے متعلق ہے عوام اسکو مرچا ملک کہتے ہین اور اس سے خوب واقف اس سبب سے ہین کہ ہندوستانی غربا بتلاش رزق باہتمام سرکار انگلشیہ اس جزیرہ کو جایا کرتے تہے اور اب بہی جاتے ہین خیر اس جزیرہ کی راسبری کی درخت کلکتہ کے باغون مین دیکہے جاتے مین اول بار راسبری کی جو قسم جزیرہ مذکور سے کلکتہ مین لائی گئی تہی وہ گلاب کی شکل کے دوہرے سفید پہول پیدا کرتی ہے اور بار ثانی والی قسم اکہرے پہول لاتی ہے اور وسط ماہ فروری مین بار ور ہوتی ہے۔ اسکے پہلون کی شکل انگریزی راسبری کے پہلون سے مشابہت رکہتی ہے مگر اسکے پہل سخت تخمون سے پُر اور غیر مطبوع ہوتے ہین۔

اس راسبری کا درخت تخم اور نیز اسکے ٹونٹے کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

Mysore Raspberry

راسبری میسور

اس راسبری کا وطن کوہ نیلگری ہے یہ قسم راسبری کی مارشس سے بہتر ہوتی ہے اس راسبری کے درخت اطراف کلکتہ مین دیکہے جاتے ہین اسکی نئی شاخون مین باریک روئنگٹے کثرت سے ہوتے ہین اور اسکا درخت بہی مارشس کی راسبری سے

بڑا ہوتا ہے۔ فروری مین یہ قسم پہول لاتی ہے اور مارچ مین اسکے پہل مرادبر آئے ہین۔ اسکی نگاہداشت و پرورش کا یہ طور ہے کہ اول تو اسکو بالیدہ ہونیکے لیئے اچہی زرخیز زمین درکار ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ اسکی جڑون کو نئی مٹی کی حاجت رہتی ہے سوم یہ کہ جو شاخ اسکی باروَر ہوچکی اوسے بالکل قطع کرڈالنا چاہیئے ان باتون کا لحاظ رکہنے سے یہ درخت حسب مراد باروَر ہوتا ہے۔

اس راسبری کا درخت ٹونٹون سے تیار ہوتا ہے۔ بارش کے زمانے مین آسانی کے ساتھ اسکا درخت تیار ہوجاتا ہے۔ اگر پرانے درخت کی پرورش کی عوض نئے درخت نئی زمینون مین پرورده کیئے جائین تو پہل اور بہی زیادہ حسب مراد حاصل ہونگے۔

Strawberry

اسٹابری

اسکا درخت چہوٹا قریب قریب زمین دوز خوشرنگ اور خوشنما ہوتا ہے۔ اسکا پہل صورت اور سیرت دونون مین حد درجہ ممتاز متصور ہے۔ اسکے پہل کی عمدگی ساخت، خوش رنگی، خوش ذائقگی، بوباس، لطافت و نزاکت، دلربائی احاطۂ بیان سے باہر ہے جسقدر اس پہل کے اوصاف لکہے جائین بجا ہے۔ خوش پسند مزاج نازک دماغ یورپ خیال عالی مذاق اُمرا کے واسطے یہ پہل موضوع ہوا ہے جس باغ مین اسٹابری باروَر ہوتی ہے اوس باغ پر عجب رونق برستی ہے جس دسترخوان پر اسکے پہل موجود رہتے ہین اوس دسترخوان کو عجب زینت نصیب ہوتی ہے زہے وہ باغ جہان اسٹابری باروَر ہوا اور خہے وہ دسترخوان جسپر اسکا پہل جلوہ گر ہو واقعی یہ میوہ بہت کچہ قابل توجہ شائقین ہے۔

افسوس ہے کہ مولف کو اس رسالۂ عجالہ مین اس میوہ کی پورے بیان کی گنجایش
نہین ہے امر واقعی یہ ہے کہ اسکے واسطے ایک علحدہ رسالہ درکار ہے بہرحال
اس پر بھی جو امور کہ مولف کو محض ضروری معلوم ہوے ہین حوالہ قلم کئے جاتے ہین ۔
اسٹابری کی بہت قسمین ہین اور ہر چند پچاس برس سے شملہ اور اطراف شملہ
اور قریب نوّے برس سے ہندوستان کے میدانی حصون مین اسٹابری کی
زراعت ہوتی رہی ہے تاہم اسٹابری کی عمدہ قسمین اب تک ہندوستان مین
مروج نہین ہوئی ہین حضرات اہل شوق کو لازم ہے کہ یورپ کی عمدہ اقسام
اسٹابری کو رواج دین تاکہ ہندوستان مین یہ میوہ اوسی مقدار اور خوبی کے
ساتھ پیدا ہو جیسا کہ عموماً یورپ مین دیکھا جاتا ہے ہندوستان مین بیشتر اسٹابری
کے دانے انگلستان وغیرہ کے اعتبار سے مقدار مین چھوٹے ہوتے ہین
بدانست مولف اس کم مقداری کی وجہ اختلاف آب وہوا نہین ہے بلکہ اس
کم مقداری کا اصل سبب یہ ہے کہ اسٹابری کی جو قسم مروج عام ہو رہی ہے
خود وہ قسم بڑے دانون کی پیدا کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے پس اگر عمدہ
اسٹابری کی قسمین ہندوستان مین رواج پکڑین تو یہ کمی مقدار کی عام
شکایت جاتی رہے لفٹنٹ پاگسن (Lutt Pagson) ہدایت فرماتے ہین
کہ بیقین اگر اقسام ذیل کی اسٹابری کو رواج دین تو اعلےٰ درجہ کے اثمار
پیدا ہو سکتے ہین ۔

نمبر اول اسٹابری موسوم بہ بریڈلیز امیچیور (Bradley's Amateur)
ہے ۔ خلاصہ تحریر لفٹنٹ صاحب موصوف اس اسٹابری کے مادے مین یہ ہے
کہ اسکا درخت صحیح المزاج قوی منضبط اور کثیر الاثمار ہوتا ہے پھلون کے گچھے اور
خود پھل بھی بڑے ہوتے ہین اور پتّون سے باہر نمایان رہتے ہین ۔ پھلونکا

رنگ نہایت سُرخ مطبوع اور مغز نہایت لبستہ اور شیرہ دار اور ذائقہ بنہایت مطبوع ہوتا ہے۔ اس اسٹابری کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ پختہ ہونیکے بعد بھی اگر اسکا پھل درخت مین چھوڑ دیا جائے تو بہت روزون تک خراب نہین ہوتا ہے بلکہ اگر ہوا بارد نہین ہوتی ہے تو ذائقہ اسکا اور بھی ترقی کر جاتا ہے۔ اس اسٹابری کی دوسری خوبی یہہ ہے کہ اسکا درخت قوی اور مضبوط ہونیکے باعث سے چند فصلون تک باروری مین کوتاہی نہین کرتا ہے یعنی وہی درخت چند فصلون تک پھل دیا کرتا ہے ظاہر ہے کہ معمولی اقسام کی اسٹابری کا یہ طور نہین ہے بلاشبہہ یہ سب اوصاف ایسے ہین کہ جنکے باعث اسٹابری کی یہ قسم بہت کچھ قابل توجہ ہے اور ضرور ہے کہ حضرات اہل شوق اسکے رواج دینے مین سعی بلیغ کو راہ دین۔

نمبر دوم اسٹابری موسوم بہ ٹرا ٹمینس رایلٹی (Trotman's Royalty) ہے۔

یہ قسم بھی لذیذ خوش ذائقہ پھل پیدا کرتی ہے اور اسکا درخت بھی بہت قوی اور مضبوط ہوتا ہے +

نمبر سوم اسٹابری موسوم بہ بَرُونس وَنڈر (Brown's Wonder) ہے۔

اسٹابری کی یہ قسم تجارت کے واسطے موضوع ہے اسکا پھل بڑا خوش ساخت اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ہر جگہ ہین اس قسم کو بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے اور اگر زمین مین کھاد اچھے طور سے دیا جائے تو اسکی باروری توقع سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اقسام بالا کے علاوہ اقسام ذیل بھی قابل توجہ ہین۔ ارباب شوق انکے رواج دینے مین حتی الامکان ناتوجہی کو راہ ندین۔

فہرست اقسام اسٹابری توجہ طلب

نمبر شماری	نام بحرف فارسی	نام بحرف انگریزی
۱	برٹش کوئین	British Queen.
۲	برٹش آف ویلز	Prince of Wales
۳	پرنسس رایل	Princess Royal
۴	بلیک پرنس	Black Prince
۵	نیوٹن سیڈلنگ	Newton Seedling
۶	کارولائینا سوپربا	Carolna Superbae
۷	کینس سیڈلنگ	Keen's Seedling
۸	پریسیڈنٹ	President
۹	پریمیر	Premier
۱۰	الپاین اسٹرابری	Alpine Strawberry
۱۱	آسٹرین اسکارلٹ	Austrian Scarlet
۱۲	روزبری	Rose berry
۱۴	اسکاچ اسکارلٹ	Scotch Scarlet
۱۵	ابرڈین سیڈلنگ	Aberdeen Seedling
۱۶	گروانڈ اسکارلٹ	Downtans ڈونٹنس ۱۷- Arround scarlet

ہندوستان کے اکثر حصے عام اس سے کہ کوہی ہون یا میدانی پیداوار اسٹابری کی عمدہ صلاحیت رکہتی ہین ہرچند یہ درخت غیر ملکون سے ہندوستان مین آیا ہے مگر اب اسکا شمار ہندی درختون مین بخوبی ہوسکتا ہے صلاحیت پیداوار اسی سے عیان ہے کہ لکہنو و سہارنپور و بعض دیگر اضلاع ممالک مغربی و شمالی پنجاب مین

اسکی زراعت بڑی کامیابی کے ساتھہ ہوتی ہے۔ شملہ کے اطراف مین تو اس کثرت سے اسکا رواج ہے کہ بیشتر زمیداران کوہی نے دش کوس شملہ کے اندر بہت سے اپنے عمدہ کہیتون کو اسٹابری ہی کی کاشت کیواسطے مخصوص کرر کہا ہے اور اس ذریعہ سے محاصل کثیر النفع پیدا کرتے ہین۔ پٹنہ اور داناپور کے اطراف مین بہی اسٹابری پیدا ہوتی ہے اسیطرح اکثر جگہون مین جہان اہل یورپ مقیم ہوتے ہین کچھہ نہ کچھہ اس پہل کے پیدا کرنے کی طرف خود یا اونکے باعث سی ہندی باغبانان یا کاشتکاران توجہ کرتے ہین۔ کلکتہ مین ہرچند اسٹابری بارور ہوتی ہے مگر شاید ناموافقت آب وہوا سے حسب مراد ذائقہ نہین پیدا کرتی ہے مگر حیدرآباد و اطراف حیدرآباد بلکہ تمام دکن کو اس پہل کے عمدہ طور پر پیدا کرنیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے چنانچہ مولف نے جو اس میوے کو بمقام حیدرآباد ذائقہ کیا تہا اوس سے عمدگی صلاحیت زمین عیان تہی مگر نقصان عام جو تمام مقامات کے پیداوار اسٹابری کو لاحق ہے وہ یہی ہے کہ عمدہ نسل کی اسٹابریون نے کہین کشادہ پیشانی کے ساتھہ رواج نہین پایا ہے ورنہ ہندوستان کی اسٹابریان انگلستان کی اسٹابریون سے بخوبی مقابلہ کر سکتین۔

ہندوستان کے میدانی صوبون مین اسٹابری کی کاشت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے زمین مناسب اسٹابری کے تختہ یا کہیت کے واسطے تجویز کرنا چاہیئے زمین اسٹابری کے واسطے ایسی درکار ہے کہ جسمین نیشکر کی کاشت کامیابی کے ساتھہ انجام پا سکتی ہو زمین کیوال یا کیوال آمیز بالو یا دورس اس درخت کو بارور کرنیکی صلاحیت رکہتی ہے خیر زمین تجویز کرکے اس بات کو بہی ملاحظہ کر لینا چاہیئے کہ زمین مجوزہ مین آفتاب کی پوری حرارت اور روشنی طبعی طور سے پہونچتی ہی یا نہین بعد اسکے زمین مجوزہ کو پہلی خوب پہوڑی سی کہودوانا چاہیئے۔

اختتام ماہ ستمبر کے قبل لازم ہے کہ زمین کہود دی جا چکے اور درختون کے واسطے
دریان تیار کیجا چکین کسواسطے کہ ابتداے اکتوبر مین اسٹابری کے درختونکو نصب
کرنا ہوگا زمین کو خوب کہود کر اور گہاس وغیرہ سے خوب پاک کرکے دریان
اسطورسے کہود دی جائین کہ ہر دری ایک دوسرے سے سوا فٹ کے فاصلہ پر
واقع ہو اور دریون کی ہر قطار کے درمیان مین بہی اسیقدر فاصلہ حائل رہے
ہر دو قطار کے بعد ایک پتلی سی بلند روش بنانی چاہیے تاکہ درختون تک پہونچنے مین
باغبان کو آسانی ہو ہر دری کو عمقاً چہ انچ اور قطراً ۹ انچ ہونا چاہیے - گاچہیان
بٹہلانیکے قبل ہر دری مین برگ بوسیدہ گوبر بوسیدہ نرم زرخیز مٹی کبوتر کی بیٹ
بوسیدہ اور مرغ خانے کا کوڑا بوسیدہ ڈالنا چاہیے اگر سب اشیای بالا موجود
نہ ہون تو تین جزو بہی انمین سے کہاد کا کام بخوبی دے سکینگے - درخت نصب کرنیکے
بعد درختون کو پانی سے سینچنا چاہیے - اور بعد اسکے جب حاجت معلوم ہو سیرابی مین
کمی نہین کرنا چاہیے - بعض اوقات ہر روز پانی کی حاجت معلوم ہوگی - بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ اسٹابری کو روزانہ سیرابی کی ضرورت ابتدای عمر سے باروری کے
زمانہ تک لاحق رہتی ہے اور پہر گرمیون کے دنون مین اگر کثرت سے سیراب نہ کیا جائے
تو اوسکا ضائع ہو جانا امر یقینی ہے - البتہ بارش کے زمانون مین اسے دیگر اشجار
وتخم کے مانند سیرابی کی حاجت نہین ہوتی ہے مگر کثرت بارش اسکو ضرر بہی نہین
کرتی ہے بشرطیکہ اسکے درخت ایسی جگہ نہ ہون جو پانی سے بالکل ڈوب جاتی ہو -
بالمختصر نصب کئے جانیکے بعد تہوڑی ہی عرصہ مین اسٹابری کے درخت کامل طور سے
جڑ پکڑ لیتے ہین صرف یہی نہین بلکہ ایسی جڑ والی شاخین پہینکنا شروع کرتے ہین
جنکو علحدہ کئے جانے پر آسانی کے ساتہ خود درخت ہو جانیکی صلاحیت حاصل رہتی
ہے - بعض محققین کی راے ان شاخون کی نسبت یہ ہے کہ ان شاخون کو دور کرنا

درختان نصب شدہ کو مفید ہوتا ہے مگر بعض تجربہ کار یہ کہتے ہین کہ ایسا کرنے سے اور بھی درختان نصب شدہ کی شاخ اور پتون کو بالیدگی ہوتی ہے جسکے باعث درختونمین پھل کم لگتے ہین مگر چونکہ زیادہ تجربہ کارون کو رائے اول کے ساتھہ اتفاق ہے اسلئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ کارروائی بہ پابندی رائے اول عمل مین آیا کرے۔ بہ اطلاع مولف دونون شکلون مین کبھی اسٹابری کے درخت بارور ہوئے ہین اور کبھی صرف پھول لاکر اور کبھی صرف کثرت سے پتے نکالکر رہ گئے ہین جب حال یہ ہے تو دو ٹوک رائے دینی دشوار معلوم ہوتی ہے واقعی یہ ہے کہ ابھی تک درختان اسٹابری کے کم پھل دینے یا غیر مثمر ہوجانیکی وجہین تحقیق مین نہین آئی ہین کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اسٹابری کے تختے کے تختے بیشتر پھول اور کبھی مجرد اوراق کثیرہ کے سوا ایک دانہ پھل بھی نہین لاتے ہین یہ مصیبت اور اضلاع ہندوستان مین بھی اسٹابری کی کاشتکارون کو نصیب ہوتی ہے مگر نہ اس کثرت سے جیسا کہ کاشتکاران کلکتہ پر نازل ہوا کرتی ہے بہرحال ماہ فروری تک اسٹابری کے درختان نصب شدہ بالیدہ ہوکر پھول لانیکے قابل ہوجاتے ہین اور انکے پھل آخر مارچ سے مصرف مین آنے لگتے ہین۔

واضح ہو کہ اسٹابری بونیکا عام طریقہ یہ ہے کہ اوسکے تختہ کو آلو یا شلجم یا مولی کے تختہ کیطرح سلسلۂ موج کے طور پر فراز ونشیب کے ساتھہ تیار کرکے ہر فراز لیئن پر اسکے درخت نصب کرتے ہین لیکن جس بلندی پر عموماً لگاتے ہین وہ بلندی ایسی نہین ہوتی کہ سیرابی کانی کے وقت درخت ہی پتون اور پھول اور پھل کو کیچڑکی آلودگی سے بچاسکے پس آلودگی کی مضرتون سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر درخت کے لئے مٹی کی ایک افزونی بشکل ذیل نو انچ یا دس انچ بلند تیار کیجائے اور اس افزونی پر درخت لگایا جائے۔
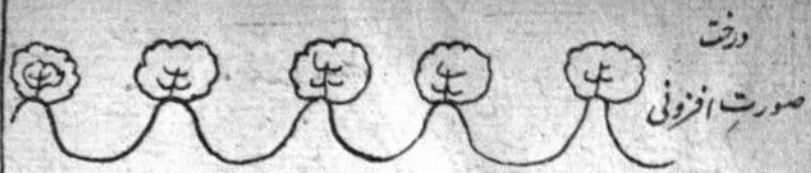
چونکہ اکثر حالت سیرابی مین پھول اور پھل دونون کیچڑ سے آلودہ ہوجاتے ہین اور اس آلودگی سے دونون کو ضرر مترتب ہوتا ہے پس اس طریقہ کے اختیار کرنے سے پھول اور پھل دونون مضرت سے بچینگے اور بھی درختون کی سیرابی مین کسیطرح خلل واقع نہ ہوگا کسواسطے کہ درخت جڑون کے وسیلے سے پانی جذب کرکے سیراب ہوجایا کرینگے لیکن بارش کے پانی سے جو کیچڑ پیدا ہوگی اوسکی آلودگی سے بچنے کو یہ ترکیب کافی نہ ہوگی اسکے واسطے کمہارون سے مسطح گول سفال نو انچ قطر مین اور جسکے درمیان مین ایک گول سوراخ دو یا سوا دو انچ قطر مین ہو بنوانی چاہئے سفال کی شکل بطرز ذیل ہونی چاہئے۔

اس سفال کے سوراخ سے اسٹابری کے درخت کو پار کرکے سطح افزونی پر اس سفال کو بٹھلا دینا درکار ہے اس سفال کا سوراخ درخت اسٹابری کے داخل ہونیکو کافی ہوتا ہے پتون کو سمیٹنے سے درخت اس سوراخ مین در آتا ہے اور اگر کچھ صدمہ بھی درخت کو پہونچتا ہے تو تھوڑے عرصہ مین زایل ہوکر درخت اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اس ترکیب کے ذریعہ سے بارش کی کیچڑ کی آلودگی سے بھی پھول اور پھل محفوظ رہتے ہین اور محاصل مین نقصان کی عوض ترقی کی بڑی صورت بھی پیدا ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ اس ترکیب کے موجد بقول لفٹنٹ پاگسن (Lut Pagsan.) کے
کرنیل فارنگٹن (Coronel Farringtan) صاحب ہین جو شہر میرٹھ مین توپخانے کے
افسر تھے بلا شبہہ اس ایجاد سے کرنیل موصوف کا بڑا احسان ارباب شوق پر
رہگیا بلکہ اعتراف احسان کے خیال سے اگر اسٹابری کا نام پلیٹ بری (Plat
berry) کے ساتھ مبدل کر دیا جائے تو بیموقع نہ ہوگا کسواسطے کہ یہ نام
یعنی اسٹابری وُوڈبری (Wood berry) کا مبدل ہے اور جو وجہ وُوڈبری کو اسٹابری کے ساتھ
مبدل کئے جانیکے لئے واقع ہوئی تھی وہی وجہ اسٹابری کو پلیٹ بری کے ساتھ مبدل کر دینے کیلئے حاصل ہے بنظر
تصریح بالا اس جگہ پر یہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسٹابری کو سابق
مین وُوڈبری کہتے تھے اور بعد ازان اسٹرابری (Straw berry)
کہنے لگے پہلے تسمیہ کی وجہ سے مولف کو بخوبی اطلاع نہین ہے ظاہرا وُوڈبری
لفظ وُوڈ (Wood) جسکے معنی جنگل ہین اور لفظ بری (Berry)
سے جسکے معنے میوۂ خرد مقدار ہین مرکب ہے ۔ چونکہ بقرینۂ غالب یہ میوہ کسی جنگل سے
لایا گیا تھا اسیواسطے اہل فرنگ اسے وُوڈبری کہنے لگے تھے مگر اسکی اسٹابری
موسوم ہوجانیکی یہ شکل ہوئی کہ ایکبار کثرت باران سے اسٹابری کے درختونکو
انگلستان مین صدمۂ عظیم پہونچا تھا بعد اس آفت سماوی کے باغبانان انگریزی
اسکے درختون کے نیچے اسکے پہول اور پہل کو کیچڑ کی آلودگی اور معزت سے بچانیکی
نظر سے کاہ یا پیال بچھانے لگے کاہ وخس کو بزبان انگریزی اسٹرا (Straw)
کہتے ہین پس اس ترکیب کے اختیار کرنیکے بعد سے بجاے وُوڈبری کے اہل فرنگ
اس درخت کو اسٹرابری (Strawberry) کہنے لگے (جو بزبان اہل ہند بہ لفظ
اسٹابری معروف ہے) اب چونکہ کرنیل فارنگٹن نے خس اور پیال سے بہی ایک
بہتر شئے یعنے سفال کو ایجاد کرکے بجاے کاہ وخس استعمال کرنا شروع کیا

اور سفال کو انگریزی مین پلیٹ (Plate) کہتے ہین اسلئے اگر اب اسٹرابری کی جگہ اسے پلیٹ بری (Plate berry) کہین تو یہ نام زیادہ مناسب ہوگا کسواسطے کہ یہ نام احسان کرنیل موصوف کے ذریعۂ اعتراف ہونیکے علاوہ ایک جدید اور بکار آمد طریقۂ استحفاظ کی یاددہی کا باعث متصور ہے۔

جب پھل اسٹابری مین لگین تو انکی نگاہداشت کامل طور سے کیجاے ورنہ حسرت کے سوا کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوگا۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ اقسام طیور اس پھل کے نہایت شایق ہین اور انکی جماعت کی جماعت اسٹابری کے تختون پر حملہ آور ہوتی ہے نگہبانون کے شور و فساد سے طیور بھاگ تو جاتے ہین مگر ذرا بھی غافل پاے تو پھر غارتگری کو آپہونچتے ہین یون تو طوطے کوے مینے ابلقی مہول مہوکے وغیرہ وغیرہ اس پھل پر جان دیتے ہی ہین مگر باریل بھی جو زمین پر عموماً کم چرائی کرتا ہے اس میوے کے اشتیاق مین اونچے اونچے درختونکو چھوڑ کر زمین پر اترتا ہے۔ چنانچہ خود مولف نے چند باریلون کو اس غارتگری کی حالت مین شکار کیا ہے

پس بہ نظر استحفاظ اثمار لازم ہے کہ ہر درخت پر بانس یا کسی اور شئے کی ٹاپیان چڑہائی جائین ٹاپیون کی شکل بطرز ذیل ہوتی ہے اور ڈوم کی قوم جسے بانس پھوڑ کہتے ہین ان ٹاپیون کو تیار کرتی ہے۔

ٹاپی
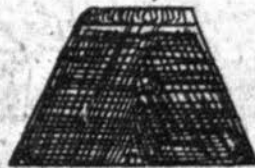
علاوہ ان ٹاپیون کے جسقدر جالون کے ذریعہ سے استحفاظ ممکن ہو عمل مین لانا چاہئے اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ اسٹابری ایک گران قیمت میوہ ہے۔ محاصل کے حساب سے بھی کثیر المنافع ہے۔ اسکی پرورش اور استحفاظ مین

ارباب شوق اور بغیر اشخاص تجارت پیشہ کو کسطرح بس یا نہین ہونا چاہیئے ۔
اسٹابری کے درخت تخم سے تیار کیے جا سکتے ہین چنانچہ فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہم نے الپاین اسٹابری (Alpine Strawberry) کے درخت تخم سے تیار کیے تھے اور یہ تخمی درخت بہت قوی اور خوب ثمر نکلے تھے لیکن اگر تخم سے تیار کرنا تردد طلب معلوم ہو تو بہتر ہے کہ لاہور و سہارنپور و بنارس و داناپور و کلکتہ وغیرہ سے ارباب شوق اسکے چھوٹے درخت منگوا کر بطریقہ مذکورہ بالا اسٹابری کے تختے تیار کر لین ایکبار منگانے کے بعد پھر نئی خریداری کی حاجت نہ ہوگی جب یہی درخت دو تین مہینے کی ہو جائین گے تب ان درختون سے نئی جڑ والی شاخین نکلین گی ان شاخون کو چاہیے محفوظ مین رکھکر ان سے نئے درخت تیار کر لینا کوئی دشوار کام نہوگا ہر سال پرانے درختون کو ضایع کر کے نئے درخت نصب کرنا چاہیے اور سر نو سے تختہ یا کھیتین تیار کرنا زیادہ مناسب ہوگا لیکن اگر اسٹابری کی کوئی ایسی قسم ہے جو چند فصلو یکسان بارور ہو سکتی ہے مثلاً اسٹابری موسوم بہ بریڈلیز امیٹر (Bradley's Amateur) تو ایسی درختون کو اکھاڑ کر نئے درختون کے لگانیکی کوئی حاجت نہوگی البتہ تقویت و تغذیہ درختان کے خیال سے کھاد ہر درخت کی جڑ مین دینا ضرور ہوگا اور وہی سب کارروائیان درکار ہونگی جو اسٹابری کی زراعت کے واسطے اس رسالے مین درج ہوئی گئی ہین ۔

واضح ہو کہ باغبانان انگریزی ملک انگلستان مین بہ تقاضاے ملک و دیار اپنے خاص طور پر اسٹابری پیدا کرتے ہین ۔ ہندوستان مین انگریزی قواعد کی پابندی کے ساتھہ خود اہل فرنگ بھی اسٹابری کی زراعت نہین کرتے ہین ۔ بدانست مولف انگریزی طریقہ کی پابندی کچھہ دشوار بھی ہے اور بقرینۂ غالب ملک ہندوستان کے حسب حال بھی نہین ہے ۔ چنانچہ مجھہ سے ایک صاحب ولایتی

فرماتے تہے کہ ہم نے اسٹابری کو بقاعدۂ انگریزی ملک ہندوستان مین پرورده
اور بارور کرنا چاہا تہا مگر ہم بالکل اپنی کوششون مین ناکامیاب ہوئے بہر حال مجرد
بہ نظر اطلاع وہی شایقین اہل فرنگ کے طور پر اسٹابری کے واسطے زمین تیار کرنیکی
طریقے کو اس مقام پر حوالۂ قلم کرنا چندان نامربوط نہ ہوگا خاصکر اوس حالت مین
کہ بقیاس مولف ہندوستان کے کوہی مقامون مین اگر اس طریقہ کی آزمایش کیجائے
تو کیا عجب ہے کہ کامیابی کی صورت پیدا ہو اور اگر شایقین ہندوستان کے میدانی
حصون مین بھی امتحاناً دو ایک بار انگریزی طریقے پر تہوڑا کہیت اسٹابری کے واسطے
تیار کرین تو کوئی مضایقہ نہین ہے۔ کہیت تیار کرنیکے انگریزی طریقے چند معلوم
ہوتے ہین مگر مولف اوسیکو درج کتاب ہذا کرتا ہے جسے مسٹر جیمس کٹ ہل
(Mr James Cuthill) نے اپنے اسٹابری کے رسالے مین ذکر کیا ہے
اونکی تحریر کا خلاصہ مندرج ذیل ہوتا ہے۔
جو زمین اسٹابری کے واسطے تجویز کیجائے لازم ہے کہ اول وہ تہوڑے سے تین
یا چار بالشت کہودی جائے کہودی جانیکے بعد پھر اوسے پاؤن سے اسقدر پامال کرنا
چاہیے کہ اوس زمین کی مٹی نہایت بستہ ہو جائے بعد ازان تمام اراضی کو خوب
گہوڑے کی لید سے چھپانا چاہیے اسکے بعد پھر زمین کو سرنو سے کہودنا چاہیے تاکہ
کہاد مذکور زمین کے اندر داخل ہو کر جزو زمین ہو جائے بعد ازان پھر تمام اراضی کو پامال
کرکے بستہ کر ڈالنا چاہیے جب زمین اس طور سے مستحکم ہو جاچکے تب اسٹابری کے
درخت نصب کرنا چاہیے اسکے بعد سالہا سال زمین کے کہودنے کی حاجت
نہین ہوگی صرف ہر سال فروری مین سطح زمین پر کہاد کا ڈالنا کافی ہوگا۔ اس
التزام سے سال بسال کہاد تہ بہ تہ جمتی جائیگی اور زمین کی قوت پیداوار ترقی کرتی جائیگی
جیمس کٹ ہل لکھتے ہین کہ طریقہ بالا کی پابندی سے اسٹابریان از قسم بلیک پرنس

اور (Black Prince) و پرنس آف ویلس (Prince of Wales)
دی پرنسس رائیل (The Princess Royal.) سالہا سال سے علی الاتصال
بارور ہوتی چلی آئی ہین حضرات اہل شوق جو ان اقسام اسٹابری کو ہندوستان مین
رواج دینا چاہین بہ نظر امتحان اس طریقے کو بھی اختیار کرکے دیکھین کیا عجب ہے
کہ کامیابی نصیب ہو ورنہ مروج طریقہ جو ہندوستان کا ہے اور جسکا مذکور سابق مین
آچکا ہے ایک امر اختیاری ہے جب چاہین اوسپر کاربند ہو سکتے ہین۔ محقق موصوف
یہ بھی تحریر کرتے ہین کہ زمین کے پائمال کرنیکی زیادہ حاجت اوس حالت مین ہوتی ہے
جب زمین نرم اور بالو آمیز ہوتی ہے اگر ایسی زمین خوب پائمال نہین کیجاے اور
کسی وجہ سے ہلکی رہ جائے تو اسٹابری کبھی بارور نہین ہوتی ہے بلکہ لازم یہ ہے
کہ درخت نصب کرنیکے بعد بھی اطراف درخت نصب شدہ کی زمین بار ثانی پائمال
کیجاے کیوال زمین کو اسقدر پائمالی کی حاجت نہین ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسکے
اجزا خود اتصال پذیر رہتے ہین مختصر یہ ہے کہ پائمالی کی ضرورت تقاضاے زمین پر
منحصر ہے یعنے جسقدر زمین کے اجزا زیادہ اتصال پذیر ہوتے ہین اوسیقدر کم پائمالی کی حاجت
ہوتی ہے اور جسقدر کم اتصال پذیر ہوتے ہین اوسیقدر پائمالی درکار ہوتی ہے۔ لفٹنٹ
ہندوستان کے کوہی حصون مین اسٹابری بونے کی یون ہدایت کرتے ہین کہ
اسٹابری ماہ مارچ یا ماہ ستمبر مین نصب کیجاے اسکے واسطے زمین زرخیز چکنی کیوال
درکار ہے اور زمین کو دو فٹ عمق مین کہودنا چاہیے جولائی کی تیار کردہ گاچھیان اور
زمانے کی گاچھیون پر مرجح ہوتی ہین ان گاچھیون کو ایسا نصب کرنا چاہیے کہ تمام گاچھیون
کی باریک جڑین تہ زمین ہوجاوین بہت لوگونکا یہ معمول ہے کہ اسٹابری کی کھیتونکو
سالہا سال تک نہین کہودتے ہین اور اونکے کہیت کسیطرح پر محاصل دیتے چلے جاتے
ہین مگر بہترین طریقہ یہ ہے کہ تین سال پر کہیت کہودا جائے۔ یہ وسطی حالت خوب

ہوتی ہے نہ اسمین بالکلیہ چشم پوشی ہے اور نہ اس مین ہر سال بلا ضرورت کی کاوشس متصور ہے جب کہیت بوضع بالا تیار ہو جاے تب ہر سال مجرد سطح زمین پر یعنی جبتک کہ سر نو سے کہیت کے کہودنے کی حاجت لاحق ہو کہاد ڈالنا مناسب ہو گا۔ کہاد دو حصہ زرخیز کیوال مٹی اور ایک حصہ گہوڑے کی لید یا گوبر بوسیدہ وغیرہ وغیرہ سے مرکب ہو۔ کہاد ڈالنے کا زمانہ ایام سرما ہے اس ایام مین کہاد ڈالنے سے درختون کی حفاظت ہوتی ہے اور نئی سورین نکلتے ہین نئی سورون کی نکلنے کا مقام اسفل کے پتے کی ڈالیون کے نیچے ہے۔ ماہ مارچ مین تمام پرانے پتون کو کاٹ ڈالنا چاہیے سوا اون پتیونکے جو وسط مین واقع رہتی ہین اسی زمانے مین کہیتون کو کثیف چیزون سے ہینرمی دندانہ دار آلہ بہ شکل ذیل کے ذریعہ سے صاف کر ڈالنا چاہیے۔

پہلون کے پکنے کے قبل درختون کے نیچے کاہ خشک یا خس یلیال بچہا دینا چاہیے تا کہ کیچڑ کی آلودگی اور مضرت سے پہل محفوظ رہین۔

واضح ہو کہ شملہ مین اسٹابری کی کاشت جیسا کہ سابق مین بیان ہوا خوب ہوتی ہے اور وہان کے مالی اسٹابری بونیکے قواعد سے خوب واقفیت رکہتے ہین مگر اور مقامات کوہی مین ابہی تک اسٹابری کی زراعت نے خوب رواج نہین پایا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ لفٹننٹ پاگسن کی تحریر کا خلاصہ جو بالا مین حوالہ قلم ہوا ان کوہی مقامونکے ارباب شوق کو بکار آمد ہوگا۔

Cran berry

{Crane} کرین بری {Berry}

اس درخت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کرین (Crane) بزبان انگریزی تو لق
یا فرقری کو کہتے ہین چونکہ اس درخت کی شاخین اس جانور کے پائون کے
مانند ہوتی ہین اسواسطے اس درخت کو کرین بری کہتے ہین یہ درخت چھوٹا
سرخ رنگ کا ترش پھل پیدا کرتا ہے اس درخت کی دو قسمین ہوتی ہین ایک کا
وطن انگلستان اور اسکاٹ لینڈ ہے۔ جہان خودرو اور صحرائی
درختون کیطرح یہ بہ کثرت دیکھا جاتا ہے دوسری قسم کا وطن امریکا ہے اس
قسم کا درخت قسم اول کے اعتبار سے بڑا اور اوسکا پھل بھی زیادہ دراز اور مقدار ا
بزرگ ہوتا ہے دونون قسمون کے پھل مربے یا اوچار چیٹنی کے کام کے ہوتے ہین
ہندوستان کے کوہی مقامون مین کرین بری کو بالیدہ ہونیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے
مگر اب تک کسی نے اسکی آزمایش نہین کی ہے۔
اپنے وطن مین کرین بری کے درخت لب جو خوب بالیدہ ہوتے ہین معلوم ہوتا ہے
کہ اس کے واسطے زمین کثیر الرطوبت درکار ہے

Water chest nut

سنگھاڑا

بنگالہ اور بہار مین کثیر الوجود ہے تالابون مین ہوا کرتا ہے پانی سے باہر زندہ نہین
رہ سکتا ہے اسکی جڑ زمین سے لگی رہتی ہے اور شاخین جو بیل والی ہوتی ہین
سطح آب پر تیرتے رہتے ہین قوت نامیہ سنگھاڑے مین بہت ہوتی ہے بوئے
جانیکے بعد تھوڑے عرصہ مین تالاب کے تالاب کو اپنی شاخون اور پتون سے
چھپا لیتا ہے اساڑھ مین اسکی درخت نصب کیے جاتے ہین اور آسن تک اسکے
پھل تیار ہو جاتے ہین اسکے پھول سفید ہوتے ہین اور شام کے قریب شگفتہ ہوتے ہین

پہل مثلث شکل گندہ پوست خار دار سہ گوشہ ہوتا ہے پہل کی رنگت زیادہ تر سیاہی
مائل ہوتی ہے پوست کے علحدہ کرنیکے بعد مغز بھی مثلث شکل نکلتا ہے اس مغز کو یا
بحالت خام یا جوش ندہ کرکے یا گھی مین بریان کرکے کہاتے ہین اکثر اشخاص ہندیکو
اسکا مغز مطبوع ہوتا ہے مگر اہل انگلستان کو مطلق پسند نہین آتا کرنیل سلیمن
(Colonel Sleeman) جنکے نام نامی سے اہل لکھنو خوب واقف ہونگے لکھتے
ہین کہ جس تالاب مین سینگھاڑا بویا جاتا ہے وہ تالاب تہوڑے عرصہ مین خراب ہوجاتا ہے
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سینگھاڑا اکثرت سے کیچڑ پیدا کرتا ہے جس سے تالاب جلد
بھرجایا کرتا ہے۔

صوبہ بہار مین اکثر پاسی کی قوم سنگھاڑا بوتی ہے اور اسکے پہل فروخت کرتی ہے۔
زمیندار تالابون کو اس قوم کے ساتھ سینگھاڑا بونیکے واسطے بندوبست کردیتے
ہین یہ قوم اس پہل کا پیدا کرنا خوب جانتی ہے لگانے کے وقت سے تا زمانہ
ثمرگیری اسکا بونے والا سینگھاڑے کے درختون کی پوری خبرگیری کرتا ہے
تالاب مین داخل ہوکر ہر شاخ اور برگ سے کیڑی نکالتا ہے بیشتر تالابون مین
جسمین سینگھاڑا بویا جاتا ہے پانی عمیق ہوتا ہے پس اوسکا نگران حال دو گھڑونکے
گھوڑے پر سوار ہوکر سارے تالاب مین پھر پھر کر ہر برگ و شاخ کی حالت کو معائنہ
کرتا ہے۔

سینگھاڑا ایسے پانی مین بویا جاتا ہے جو کسی فصل مین خشک نہین ہوتا ہے یا اسقدر
تو ضرور رہتا ہے کہ اسکی حاجتون کو کافی ہوتا ہے لیکن ہر حال مین اسے آب بستہ
درکار ہے روان پانی مین نہین اُگتا۔ سینگھاڑے کی گاچیان اسکے بیلون سے پیدا
ہوتی ہین اور درختون کی گاچیان کے مانند فروخت بھی ہوتی ہین۔

Latus

کنول گٹا

یہہ بہی سنگہاڑے کے مثل تالاب اور آب بستہ مین اگتا ہے اسکا پہول نہایت خوبصورت ہوتا ہے ہندی شاعرون نے اسکو کبہی تشبیہ اور کبہی استعارہ مین صرف کیا ہے اور بقرینۂ غالب ہر ہندی وطن گنوار سے گنوار بہی اسکے پیارے نام سے واقف ہے ایام گرما اور برشگال مین یہہ درخت آبی رنگ کے پہول لاتا ہے اور ابتداے سرما مین اسکے تخم جو بادام کیطرح مغز رکہتے ہین پختہ ہونے لگتے ہین بنگالہ اور بعض اضلاع صوبۂ بہار اور بہی اکثر مقامات ہندوستان وجزیرہ سنگلدیپ مین اسکے درخت تالاب یا آبستان مین دیکہے جاتے ہین اسکے تخم کے مغز خوش مزہ ہوتے ہین اور بادام کے طور پر صرف مین آتے ہین -

Filbert

فلبرٹ

مسٹر فرمنجر صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ فلبرٹ اور نہ ہیزل نٹ (Hazel nut) کی کوئی قسم ہندوستان مین دیکہی جاتی ہے اس درخت کو ہندوستان مین پرورده کرنے کی کوششین بہت عمل مین آئین مگر کسیکو کبہی کامیابی نصیب نہین ہوئی - جزیرہٴ ماریشس (Mauritius) مین اسکا درخت تیار بہی ہوا تو بارور نہو سکا لفٹنٹ پاگسن (Lieut Pogson) بہی اپنی تصنیف مین اسی تحقیق کا اعادہ کرتے ہین -

اس درخت کا پہل بیضاوی شکل مغزدار ہوتا ہے یہی مغز انسان کے مصرف مین آتا ہے اسکا مغز قابل الغذا پُر روغن اور خوش ذائقہ ہوتا ہے - فلبرٹ کا درخت اسکے تخم سے پیدا ہوتا ہے یہہ درخت اقسام بجوم سے ہے -

Earth nut

Earth Nut — چینی بادام

اقسام خشایش سے ہے اسکا وطن امریکہ جنوبی ہے مگر اب تمام ہندوستان مین شایع
ہوگیا ہے اور اکثر اشخاص ہندی اس سے بخوبی واقف ہین ۔
چینی بادام کا پہل زیر زمین پیدا ہوکر پختہ ہوتا ہے اور پہل کی شکل لانبی مٹر کی پہلیون کیطرح
ہوتی ہے اور ہر پہل مین دو تین دانے ہوتے ہین اور یہی دانے مغز بادام کے
طور پر استعمال مین آتے ہین یہ دانے بحالت خام بھی کہائے جاتے ہین مگر بریان
کئے جانے پر زیادہ خوش مزہ ہو جاتے ہین ذائقہ کے اعتبار سے ان دانونمین
بادام و پستہ و آخروٹ ولایتی کے مقابلہ مین کم مزہ ہوتا ہے مگر برائے خود یہ شئے
خوردنی ہے اور جہان بادام و پستہ موجود نہ ہو چینی بادام ہی غنیمت ہے ۔
چینی بادام کی زراعت قابل توجہ ہے خاصکر ایسی حالت مین کہ اسکو تمام ہندوستانمین
بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے ۔ چینی بادام ماہ جون مین پہول لاتا ہے اور جنوری مین
اسکا پہل پختہ ہو جاتا ہے اسوقت مین اسکے پہلون کو زمین کہود کر نکالنا چاہئے ۔
جب زمین سے پہلیان نکالی جاچکین تو پرانے درختون کو کہود کر دفع کرنا چاہئے ۔
اور سر نو سے کوئی نئی زمین مین سال آیندہ کی پیداوار کے لئے تخم ریزی کرنی
چاہئے تخم ریزی کے قبل زمین کو خوب کہود کر تیار کر لینا ضروریات سے ہے ۔ لازم ہے
کہ پہلے زمین خوب کہودی اور سطح کیجائے تب ایک فٹ کے فاصلے پر ایک دوسرے
تخم نصب کئے جائین ۔ ضرورت کے حساب سے سیرابی درکار ہے ۔ چینیا بادام کی
کاشت کے لئے نرم پہلکی اور بالو آمیز زمین درکار ہے کیوال مین اسکو بونا ہی فضول ہے ۔
پہلیان لینے کے بعد پرانے درخت جب زمین سے اوکہاڑے جائین تو لازم ہے
کہ وہ زمین خوب کہودی اور جوتی جاے تاکہ پرانے درختونکی تمام جڑین کندہ ہو جائین
ورنہ اگر کچھ بھی جڑ دنکا لگا رہیگا تو پھر چینی بادام کے درخت خود رو طور پر پیدا ہو جائینگی

اور زمین بیکار کی بیکار رہجائیگی کوشش بلیغ کے بغیر مرا بنے درختون کی جڑ ونکا استیصال
ناممکن ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ جس زمین مین ایکبار چینی بادام کے درخت نصب
ہوجاتے ہین تو پھر بغیر سعی بلیغ کے اونکا استیصال دشوار ہوجاتا ہے ۔

Sugar cane

نیشکر

اسکی بہت قسمین ہین بعض قسمین ایسی ہوتی ہین کہ صرف شکر گڑ چینی وغیرہ چیزین اون سے تیار
کیجاتی ہین اور تفکہات کے طور پر استعمال کے قابل نہین ہوتی ہین اس کتاب مین
ان قسمون کے مذکور کی حاجت نہین ہے لیکن وہ قسمین جو فواکہ کے طور پر استعمال مین
لائے جانے کے قابل ہوتی ہین اس کتاب کے احاطۂ بیان کے اندر نہین آتی اور
اس سبب سے ان اقسام نیشکر کا باغون مین جگہ پانا مثل نجوم وحشایش مثمرہ کے نامناسب
نہین ہے ۔
کہانیکے قابل جو نیشکر ہوتی ہے اوسے بزبان ہندی پونڈا اور گنّا کہتے ہین اور فواکہ
کے طور پر اہل ہند اسکو استعمال مین لاتے ہین ہندوستان مین پونڈے سے شکر
گڑ اور چینی وغیرہ وغیرہ کمتر بناتے ہین مگر چین وعمان و امریکہ وبعض جزایر مین جہان پونڈا
پیدا ہوتا ہے اوس سے بہت عمدہ نبات وقند تیار کرتے ہین ۔ صوبہ بہار مین جو
نیشکر شکر اور چینی بنانے کے کام کی ہوتی ہے وہ نہایت پتلی سخت اور مختلف اقسام
ہوتی ہے ۔ دیہات مین جہان پونڈا نصیب نہین ہوتا ہے وہان لوگ اسی قسم کی
نیشکر کو جسے اوکھ کہتے ہین پونڈے کی جگہ کہاتے ہین ۔ واقعی یہ ہے کہ اوکھ کوئی
چیز کہانے کی نہین ہے جو اشخاص اسکے چبانے کی عادی نہین ہوتی ہین اسکے چبانے
سے اونکے دانت اور زبان اور لبون کو سخت تکلیف ہوتی ہے بہرحال رنگ کے اعتبار سے
نیشکر سرخ اور سفید ہوتی ہے پس پونڈے بھی سفید اور سرخ رنگ ہوتے ہین ۔

سفید رنگ سرخ رنگ کے اعتبار سے کثیر الوجود ہین ۔
بہترین پونڈا سفید رنگ بردوان مین ہوتا ہے اور بعد ازان راج محل و پٹنہ و الہ آباد و شاہجہان آباد و اکبر آباد و بعض مقامات دکن مین بھی اسکی پیداوار ممتاز شکل ہوتی ہے باغون مین سفید و سرخ دونون رنگ کے پونڈے لگانا چاہیے جہان سے عمدہ قسمین ملین اونہین دستیاب کرنا چاہیئے زمانہ موجود ریل اور تاربرقی کا زمانہ ہے عمدہ چیزون کا فراہم کرنا کوئی امر دقت طلب نہین ہے سرکاری باغون اور نرسریون سے بھی عمدہ قسمین مل سکتی ہین ۔ پونڈے کے باغون مین پیدا اکثر بطریق مندرج ذیل ہوتا ہے ۔
زمین پونڈے کے لئے نرم پہلکی بالو آمیز درکار ہے ۔
اوکھ وغیرہ کرٹی اور کیوال زمین مین بھی پیدا ہوتی ہین مگر پونڈا ایسی زمین مین نہ بالیدہ ہوتا ہے ۔ اور نہ ایسی زمین مین اوسکی خلقی نرمی اور شادابی باقی رہتی ہے مولف نے ایکبار بہ نظر امتحان کیوال زمین مین کسیقدر پونڈے بوئے تھے اول تو کم درخت اوگے دوم یہ کہ جو اوگے بھی تو اوکھ کے قریب قریب سخت اور خشک نکلے مختصر یہ کہ پونڈے کے واسطے نرم مرطوب پہلکی زمین تجویز کرنی چاہیئے ۔ جب ایسی زمین تجویز پاچکے تب چاہیئے کہ اول یہ زمین خوب پہوڑے سے کھودی جائے بعد ازان پھر برابر کیجائے اسکے بعد ہل سے جوتی جائے اور ہل سے جوتی جانیکے بعد اسمین کہاد ڈالی جائے ۔ کہاد کو چولھے کی راکھہ اور گوبر بوسیدہ اور برگہاے درخت بوسیدہ اور بکری اور بھیڑ کی میگنیون سے مرکب ہونا چاہیئے ۔ جب کہاد کی آمیزش ہوچکے تب زمین کو چوکی کے ذریعہ سے مسطح کرنا چاہیئے چوکی کی اصطلاح سے کاشتکار لوگ خوب واقف ہین چوکی کرنے سے زمین مسطح ہوجاتی ہے ایک ہفتہ کے بعد پھر ہل سے جوتنا چاہیئے اور بونے کے زمانے تک چندبار جوتنا چاہیئے ۔ آسن کے مہینے سے